صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 11 فروری 2011ء بمطابق 07 ربیع الاول 1432 ہجری گیارہ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ O يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ O إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ۔

(ترجمہ): اے ایمان والو اللہ اور رسول ﷺ (کی اجازت) سے پہلے تم سبقت مت کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ (تمہارے سب اقوال کو) سننے والا اور (تمہارے سب افعال کو) جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو تم اپنی آوازیں پیغمبر ﷺ کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں ایکدوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو، کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے پست رکھتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقوی کیلئے خالص کر دیا ہے ان لوگوں کیلئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: 'Questions' Hour': Mohtarama Mehar Sultana Sahiba, Mehar Sultana Sahiba. Not present. Muhammad Ali Khan, the honourable MPA, please your Question number?

Mr. Muhammad Ali Khan: Question No. 687.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 687 _ جناب محمد علی خان: کیاوزیر بلدیات ودیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے شبقدر کے بجٹ میں 09-2008 کے دوران ٹریکٹر کے استعمال کیلئے ماہانہ پندرہ ہزار روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ مذکورہ ٹریکٹر دس گیارہ مہینوں سے خراب کھڑا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے شبقدر نے مذکورہ عرصہ کے دوران کونسل ہال کے فرنیچر کی خریداری کیلئے رقم مختص کی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے شبقدر کے بجٹ برائے سال 09-2008 میں Contingency کیلئے بائیس لاکھ روپے مختص کئے تھے اور پٹرول ڈیزل وغیرہ کیلئے علیحدہ بجٹ مقرر کیا گیا تھا؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ٹریکٹر پر اس عرصہ میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، ماہانہ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا کونسل ہال کیلئے فرنیچر خرید اگیا تھا اور وہ اب کہاں استعمال ہو رہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) Contingency کیلئے مختص رقم کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) (i) جز (الف) میں جواب نفی میں دیا گیا ہے۔

(ii) جز (ب) میں جواب نفی میں دیا گیا ہے۔

(iii) "متفرقہ اخراجات کی تفصیل لف ہے" جو کہ ندارد۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question, please?

جناب محمد علی خان: په دیکښې جی د اولنو درې خبرو جواب ئې راکړے دے او په اخر کښې وائی چه کوم-----

جناب ڈپٹی سپیکر: تیار ے د نه دے کړے جوړے ؟

جناب محمد علی خان: نه جی، هغه بل کښې زما برابر کوئسچن دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کتلے د نه دے کوئسچن؟

جناب محمد علی خان: زما برابر کوئسچن وو، دا خو مهر سلطانه ده او زما نوم ئې پرے لیکلے وو، دا دے جی په هغے کښې لیکی چه "متفرق اخراجات کی تفصیل لف ہے" په دیکښې خو هیڅ تفصیل نشته دے جی، د دے سره هیڅ تفصیل نشته دے۔ بل دا ده جی چه دوئ کوم جواب راکړے دے، ما چه کوم تپوسونه کړی دی چه د ټریکټر ماهانه پینځلس زره روپئ دوئ ویستلی دی، دوئ انکاری دی، دا حقیقت دے جی۔ ټریکټرے ولاړے وے او پیسے به پرے وتلے، Monthly د ډیزل د پاره او ټریکټرے ولاړے وے نو د دے هغه ډیټیل، دا کوئسچن هم ډیر زوړ دے نو دغه ډیټیل چه راکړی نو د هغے نه به پته اولګی چه په دیکښې حقیقت څومره دے، رشتیا څومره دی او دروغ څومره دی؟ د دے سوال نه جی مطمئن نه یم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسټر بشیر احمد بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، دا رشتیا خبره ده چه ډیر زوړ کوئسچن دے او پهلا یو څل راغلے وو نو په دیکښې پوره ډیټیل راغلے وو، زما خیال دے دا ولے پاتے شو، زما سره خو پوره ډیټیل هم شته او دوئ دا خبره اوکړه چه ټریکټرے ولاړے دی او د پټرولو پندره هزار روپئ د میاشتے اوځی، ما ته چه کوم رپورټ دے، زه خو د چا سر نه وینځم چه غلط کار هر چرته شوے وی، زه دا وایم چه دا 2005 کښې، مخکښې دا میونسپل کمیټی وه د چارسدے اندر، د ډسټرکټ چارسدے سره نو تقریباً د 2005 نه دا ټی ایم اے شو او په دے 2008-09 کښې تقریباً 22,92000 روپئ هغوی په Contingency کښې ساتلے وے خو په دیکښې چرته فرنیچر نه دے پرچیز کړے، ځنګه چه دوئ کوئسچن کړے وو، په

دیکښې د بجلئ بل، تنخواه او د دے ټی اے/ ډی اے د پیسو اخراجات وو خو د هغے باوجود 4,60,596 روپئ بچ شوی هم دی د هغه Contingency نه او دوئ څه وائی چه ټریکټرے ولاړے دی، څلور ټریکټرے نوی د چائنا نه اغستے شوی دی او هغه څلور ټریکټرے کار کوی لګیادی، د هغوی د پاره دا پندره هزار روپئ د میاشتے ډیزل یا پټرول اچولے کیږی او کوم چه دوئ یادوی چه یو خراب ولاړ دے، یو نه دے، دوه خراب ولاړ دی او د هغے د پاره هغوی Permission اغستے دے چه مونږه دا نیلام کړو او د دے په ځائے مونږه نوی نور واخلو۔ نو ما ته چه کوم جواب راغلے دے، هغه دا دے او که د دوئ داسے وی نو بیا به د دوئ سره کښینو، تپوس به هم اوکړو، ټی ایم او به هم رااوغواړو چه ولے تاسو داسے خبره کوئ چه هغه وائی چه ولاړ دی او تاسو وایئ چه دا کار کوی نو دا خو بیا زمونږ د اسمبلئ هم پریویلج دے چه د یو کار هغوی مونږ ته غلط جواب راکوی خو زه یقین سره دا وایم چه دا جواب به غلط نه وی، ټهیک به وی، دوئ به زما سره کښینی، زه به ټی ایم او هم رااوغواړم او د دوئ سره به خبره اوکړو چه ولے دا په هغے کښے ولاړ دی او دوئ دا کوی؟

Mr. Abdul Akbar Khan: Suplementary, Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! سوال کے آخر میں یہ کہا گیا ہے کہ "Contingency کیلئے مختص کردہ رقم کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؛" تو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ "متفرقہ اخراجات کی تفصیل لف ہے" تو کدہر لف ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، جس طرح میں نے کہا کہ یہ کوسچن پہلے دو دفعہ آیا ہے اور پھر واپس ہوا ہے، اس وجہ سے وہ تفصیل آئی ہوئی تھی، میں نے پہلے دیکھی ہوئی تھی، آئی ہوئی تھی، میرے پاس بھی موجود ہے اور پہلے جس وقت یہ کوسچن آیا تو تب بھی موجود تھی۔ اب پتہ نہیں کہ اگر اسمبلی سیکرٹریٹ سے رہ گئی ہو، ڈیپارٹمنٹ نے تو بھیجی تھی، میرے سامنے آئی تھی، ہو سکتا ہے کہ اس وجہ سے رہ گئی ہو، بیٹھ کر

ان سے بات کرلیں گے، جس طرح انہوں نے کہا انشاء اللہ ان سے بات کرکے ان کو Satisfy کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی صاحب! تھیک شوہ؟

جناب محمد علی خان: جی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Next Question, Janab Muhammad Javed Abbasi Sahib, Muhammad Javed Abbasi Sahib. Not present. Next Question, Sardar Shamoonyar Khan, please your Question number?

سردار شمعون یار خان: 752 جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 752 _ سردار شمعون یار خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں Waste Disposal Plant کی تنصیب کی جا رہی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) تاحال مذکورہ کام کیوں مکمل نہیں کیا گیا ہے، اس کی سست روی کی تفصیلات فراہم کی جائیں؛

(ii) حکومت مذکورہ کام کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) اس سلسلے میں عرض ہے کہ کام مذکورہ کیلئے لاہور کی ایک فرم Waste Management Private کو ٹینڈر دیا گیا جو مقررہ معیاد کے اندر کام پورا نہ کر سکی۔ فرم کو نوٹسز دیئے گئے، ایف آئی آر بھی درج کرائی گئی جس پر ٹھیکیدار نے کام دوبارہ شروع کر دیا جو آئندہ چند ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔

(ii) اوپر جواب دے دیا گیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

سردار شمعون یار خان: آپ کا شکریہ جی۔ سپیکر صاحب، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ شاید یہ آپ کے علم میں بھی ہو گا اور منسٹر صاحب کو علم ہے کہ 2005 سے یہ پراجیکٹ چل رہا ہے اور آج 2011 آگیا ہے اور میں نے پہلے بھی اس بارے میں جب ٹی ایم او ایبٹ آباد اور ڈی سی او سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ

اس کو ہم جلد از جلد مکمل کرلیں گے تو وہ جلد از جلد کب آجائیگا اور اس پر جتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں، یہ کب تک اپنا کام شروع کرے گا کیونکہ ایبٹ آباد میں جتنا بھی کوڑا کرکٹ ہے، وہ روڈ کے اس سائڈ پر بالکل Dump کرتے ہیں، نیشنل ہائے وے اور قراقرم ہائی وے جس کو ہم Silk Rout کہتے ہیں، وہاں بالکل اس کے لفٹ سائڈ پر یہ سارا کچرا پھینکا جاتا ہے تو اس کیلئے اگر ایک سہولت تیار کی جارہی ہے تو اس کا فائدہ کب ملے گا، اس سے استفادہ کب حاصل کرینگے تو یہ میں پوچھنا چاہتا ہوں، ہمیں پوری یقین دہانی کرائی جائے کہ یہ کب شروع ہوگا؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب، پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب، اس میں یہ سپلیمنٹری ہے کہ ابھی اس کا دو کروڑ تیس لاکھ کا ٹینڈر ہوا جی، اس میں Mention نہیں ہے، مجھے علم ہے جی لیکن یہ فرم پچیس لاکھ روپے لیکر بھاگ گئی تھی، پھر اس پر ایف آئی آر ہوئی، بڑے جرگے وغیرہ ہوئے اور وہ لوگ جنہوں نے اس کی گارنٹی دی تھی، ان کو ہم نے کافی Pressurize کیا تو انہوں نے کام شروع کردیا۔ اب دو کروڑ چھتیس لاکھ روپیہ اس پر خرچ ہوگیا، یہ فائنل پوزیشن پر ہے، یہ Near to completion ہے لیکن اس میں اب پینتیس لاکھ روپیہ انہوں نے مانگا ہے جی، صرف پینتیس لاکھ روپے Electrification کیلئے، روڈ کیلئے اور Drainage کیلئے اگر یہ گورنمنٹ نہیں دے گی تو یہ دو کروڑ تیس لاکھ بھی ضائع ہوجائیگا اور جو مشینری لگی ہوئی ہے، وہ بھی زنگ آلود ہوجائیگی اور اتنا بڑا شہر ہے ایبٹ آباد، تو یہ پورے ہزارہ کی خوبصورتی پر بدنما داغ ہے، سارا Dump پڑا ہوا ہے، ساری بدبو اڑتی ہے، یہ میرے علاقے میں لگا ہوا ہے، میری کانسٹی ٹیونسی ہے تو میرے لوگ اس بدبو سے مستفید ہوتے رہیں گے۔ اگر یہ پینتیس لاکھ روپے گورنمنٹ دیدے تو یہ Finalization ہوجائیگی اور اس کی Disposal بھی ہوجائیگی اور پھر آگے کسی Useful طریقے سے کام میں بھی آجائیگا جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد زمین خان پلیز۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، زما گزارش دا دے چه د دے جواب په دے ایک نمبر جز کښے ئے ورکړی دی چه یره "لاہور کی ایک فرم Waste Management Private کو ٹینڈر دیا گیا جو مقررہ معیاد کے اندر کام پورانہ کرسکی۔ فرم کو نوٹسز دیئے گئے" چه یره دا نوټس کله ورکړے شوے دے؟ بیا دا وائی چه ایف آئی آر بھی درج کرائی گئی ہے، نو په دیکښے زما گزارش دا دے چه دا ایف آئی آر د چا خلاف او په کوم بنیادونو باندے او د کوم سیکشن تحت درج شوے دے او په هغے باندے مزید څه کارروائی شوے ده؟ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، د ټولو نه مخکښے خو دا چه سردار شمعون خان چه کومه خبره اوکړه، د هغے جواب خو لودهی صاحب ورکړو چه کار ختم دے او هغوی ته د Electrification د پاره پیسے پاتے دی، زه نه پوهیږم چه زما دا ورور کوم قانون کښے خبره کوی چه یو کنټریکټ شوے وی او کنټریکټر چه اوتښتی نو ایف آئی آر به پرے نه کوی؟ ایف آئی آر په هغے باندے شوے دے چه هغه کنټریکټر چه وو، هغه کنټریکټ اغستے وو او د دے د Completion د پاره هغه پیسے هم اغستے وے، بدقسمتی دا وه چه دا زمونږ د گورنمنټ نه مخکښے شوے وو او دا تقریباً د دو کروړ تیس لاکھ روپو پراجیکټ وو او دو کروړ ورته د مخکښے نه ملاؤ شوے وے، ورکړے شوے وے، د هغے نه پس دا ډیر زوړ، څنگه چه هغوی اووئیل چه د 2005 نه دا شے روان دے، په دیکښے بیا ایف آئی آر کټ شو، بیا په هغے کښے سړے اوتښتیدو، بیا دلته د دوئ د مانسهرے څوک مشر سړے دے، زبیر شیر ولد رحمت علی، ایم ډی ماډرن سکول سسټم هغے گارنټی ورکړے وه چه تاسو ایف آئی آر، دا نیولے شوے هم وو، مونږ نیولے وو، دا خو Appreciate کوئ چه زمونږ حکومت هغه اونیولو او ایف آئی آر مو هم کټ کړو او بیا هغه سړی گارنټی ورکړه، د مانسهرے یو ډیر معزز سړے وو، دوئ به ئے پیژنی چه دے به دا کار مکمل کړی۔ څنگه چه لودهی صاحب اووئیل

چه کار مکمل دے او د هغه چه دا کوم کنټریکټ وو، د هغه پیسے پاتے دی، د هغے یوه یوه پیسه به ورکوؤ چه هغه کار، مخکښے چه پیسے ورکړو، بیا چه اوتښتی نو څوک به ئے ذمه وار وی؟ نو مونږ ورته وایو چه کار اوکړه او خپلے پیسے څومره چه ستا کنټریکټ کښے بقایا پیسے دی، هغه هر وخت ورکولو له تیار یو، په دے باندے چه لودهی صاحب ما ته دا ګارنټی ورکوی چه دے به نه تښتی نو زه سبا ورته پیسے ورکوم چه کار اوکړی، ما ته اعتراض نشته جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! ٹھیک ہے؟

حاجی قلندر خان لودھی: سپیکر صاحب! یہ پیسے Electrification کیلئے، Drainage کیلئے اور روڈ کیلئے اگر نہیں ملیں گے تو یہ فنکشن نہیں کر سکے گا۔

سردار شمعون یار خان: اس میں لودھی صاحب کا بھی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پیسے تو میرے خیال میں پہلے نہیں ملتے، پیسے Work done پر ملتے ہیں۔ بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): پہلے بھی اس نے ہم سے پیسے لے لیے تھے اور پھر پانچ سال اس نے کام نہیں کیا، ہم کہتے ہیں کہ ابھی پیسے لیکر پھر چلا جائیگا تو کوئی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں پیسے Work done پر ہوتے ہیں، جو Work done کر لے، Completion سے پہلے کیسے Payment کر لیں یعنی اس سے پہلے تو نہیں ہو سکتا ہے؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! اس کے پیسے محکموں کے پاس رہ گئے ہیں، یہ دینگے تو پھر اور کوئی کام کرے گا، کوئی بھی کنٹریکٹر کرے گا، بجلی کیلئے، روڈ کیلئے، ڈرینج کیلئے جب تک یہ پیسے نہیں ملیں گے تو وہ فنکشن نہیں کر سکتا نا۔ اس میں بجلی نہیں ہے تو کیسے چلے گا، روڈ نہیں ہے تو اس پر ڈمپر کیسے جائیں گے، ڈرینج سسٹم نہیں تو اس کی گندگی کیسے ہم Dispose of کرینگے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب، سردار صاحب۔

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر، میں اس پر تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں، لودھی صاحب بھی اس چیز کو سمجھتے ہیں اور ماشاءاللہ یہ کنسٹرکشن خود بھی ان کا ایک پیشہ ہے۔ گورنمنٹ جو بھی ہے، وہ اگر کوئی

پراجیکٹ بنانا چاہتی ہے، اس کا سارا پیپر ورک ہوتا ہے، اس کے بعد اگر وہ ایڈورٹائز کرتی ہے تو جو Capable firms ہوتی ہیں تو ان کو وہ دیتی ہے کہ آیا ان کی اتنی سکت ہے کہ اس کام کو وہ کر سکیں، شروع کر سکیں؟ جس طرح اس کے مطابق اگر ان کو پیسے نہیں دیئے گئے تاکہ وہ کام Complete کر سکیں تو پھر اس کے اوپر ایف آئی آر کس بات کی گئی ہے؟ ایف آئی آر اس کے اوپر اس بات سے کی گئی تھی کہ اس کو Advance payment ہوئی تھی 2005 کے بعد جی، 2006-07 آپ لے لیں اور Advance payment ہونے کے باوجود وہ کام ادھورا چھوڑ کر بھاگ گیا تھا کیونکہ اس کی نیت ٹھیک نہیں تھی اور اس کے بعد جب اس کو دوبارہ پکڑ کے لایا گیا اور اس سے کام ابھی مکمل کرایا گیا تو میرا خیال ہے کہ جو پراجیکٹ بنتا ہے، اس میں Handing over تک تمام چیزیں شامل ہوتی ہیں Including electrification، تو اور پیسے کس بات کے ڈیمانڈ کئے جا رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، کام تو Complete ہو گیا نا، آپ کا Main question یہ تھا کہ کام Complete ہو گیا۔

سردار شمعون یار خان: It is completed، اگر اس کا استعمال نہیں ہو رہا ہے تو اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے، It is not completed، آپ اس کو Complete Consider نہ کریں، اب اس علاقے کو اس کا فائدہ نہیں ہے، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے تو ہم اس کو کس طرح کہہ دیں کہ یہ Complete ہے۔

سینئیر وزیر (بلدیات): میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جیسا شمعون صاحب فرما رہے ہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اس کے کنٹریکٹ میں پیسے بچتے ہیں، لودھی صاحب نہیں کہتے کہ Over and above اس کو پیسے دیں، ان کو جو پیسے ہم نے ایڈوانس دیئے، اگر کنٹریکٹ میں ان کے کوئی پیسے کوئی بقایا رہتے ہیں تو ہمیں دینے پر کوئی اعتراض نہیں ہے مگر یہ ہمارے وقت میں ہوا بھی نہیں ہے، پچھلی گورنمنٹ نے کیا ہے اور اس میں یہ فرم جو ہے، Reported فرم ہے، یہ لاہور کی اچھی فرم ہے اور انہوں نے لاہور میں بھی کام کیا ہے مگر پتہ نہیں ہے کہ بد قسمتی سے انہوں نے یہاں آکر یا کوئی کم ریٹ پہ لیا تھا یا کچھ پرابلم ہو گی، تو ابھی وہ Complete ہو گیا جیسا کہ لودھی صاحب فرماتے ہیں، اگر تیس لاکھ روپے کی بات ہے تو ہم ان کو دینے

کیلئے تیار ہیں مگر صرف ان کو بلا کر ہم گارنٹی لیں گے کہ یہ تیس لاکھ روپے لے کر پھر کہیں واپس چلے جائیں تو پھر ہمارے یہ پیسے، جیسا کہ یہ پراجیکٹ ہے، وہ Complete نہ ہو سکے، انشاءاللہ ان سے ہم بات کرکے اس کو Complete کریں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, okay. Next Question, Muhammad Javed Abbasi Sahib, not present. Again Muhammad Javed Abbasi Sahib, not present. Next Question, Shah Hussain Khan, Question No. 1062, reply not received. Muhammad Javed Abbasi Sahib, Question No. 1108, reply not received. Mr. Habib-ur-Rehman Tanoli Sahib, Question No. 1130, not present. Muhammad Zamin Khan, Question No. 1162, reply not received.

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: کچھ کہنا چاہتے ہیں؟۔

جناب محمد زمین خان: جی ما گزارش کولو چه زما دا کوئسچن چه کوم دے، په 11-03-2010 باندے تلے دے او د رولز تحت په Fifteen days کښے زیات نه زیات جواب ورکول پکار دی۔ دغسے جناب سپیکر، زما نه وروستو چه کومے کوئسچنے راغلی دی، د هغے جوابونه شوی دی، راغلی دی خو زه نه پوهیږم چه زما د دے سوالونو جوابونه ولے نه راځی؟ زما درے کوئسچنے په نننئ ایجنډا باندے دی او د یو هم جواب نه دے راغلے نو زه نه پوهیږم چه یره په دیکښے څه دغه دے ځکه چه Mala fide پکښے ما ته ښکاری، په دے وجه باندے د دے جواب نه راځی ځکه چه د وروستنو راغلی دی نو ما وئیل که دا تاسو مهربانی اوکړئ او که ډائریکټیوز مو ورکړل چه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، د دوئ چه کوم کوئسچنز وو، د دوئ کوئسچنز او زمونږ د ثاقب خان کوئسچنز تقریباً یو وو، هغه بله ورځ ډسکس هم شولو دلته کښے په فلور آف دی هاؤس او هغه رپورټ هم پیش شولو، د دوئ کوئسچنز او د ثاقب الله خان کوئسچنز چه وو، Similar Questions وو او د هغے رپورټ اسمبلئ ته پرون پیش شوے دے، زه نه ووم، د دے کوئسچنو

جوابونه ټول په هغے کښے راغلی دی نو په دے وجه باندے هغه ډیپارټمنټ وائی چه یو شے لس لس ځله ورکولو باندے پرابلم جوړیږی، شے هم هغه دے چه کوم کوئسچن، Same Question وو، دوئ چه رپورټ اولولی نو زما خیال دے د هغے رپورټ نه به دوئ ته پوره پته اولګی او د دے کوئسچن جواب به راشی او بیا هم زه ډیپارټمنټ ته وایم، سیکرټری صاحب ناست دے چه آئنده مهربانی کوئ چه د Question answer زر تر زره ورکوئ او بیا نن دولس Questions answers راغلی دی نو دا هره ورځ دومره کوئسچنز زما خیال دے، زما خو په هر دویمه ورځ پینځه شپږ کوئسچنز وی نو ډیپارټمنټ هم پکښے دغه شی چه یره دا ځومره جوابونه به ورکوؤ نو په دے وجه زه دا وایم چه Still again, I am sorry for that and I give the instructions to my secretary, who is here that they should provide the answer within fifteen days.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک شوه۔

<u>جناب محمد زمین خان:</u> مهربانی، ډیره مهربانی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The Next Question No. 1179 is also of Mr. Muhammad Zamin Khan, same situation. Next Shah Hussain Khan, not present. Mufti Said Janan Sahib, your answer has also not been received, what do you want to say?

<u>مفتی سید جانان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ د دے جواب نه دے راغلے، د 12-25 دغه دے، دا دویم ځل دے راځی او جواب ئے نه دے راغلے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> هغوی به انسټرکشنز ورکړی او مطلب دا دے چه ستاسو ډیپارټمنټ، بشیر بلور صاحب، بشیر بلور صاحب۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات):</u> سپیکر صاحب، زما د محکمے تقریباً په هره دویمه ورځ لس لس کوئسچنز وی او نن هم دولس جوابونه راغلی دی او دا چه کوم پاتے دی، ځنګه چه ما مخکښے هم عرض اوکړلو، ما انسټرکشنز ایشو کړل چه مهربانی اوکړئ، د هر کوئسچن جواب د Within fifteen days راشی او که ستاسو ذاتی څه Important خبره وی نو تاسو ما سره په ټی بریک کښے راشئ کښینئ او چه کومه خبره وی، انشاء الله ستاسو د Satisfaction د پاره به موږ هر څه اقدام اخلو او ستاسو چه دا کوم سوال دے، د هغے جواب به تاسو ته هلته کیفی ټیریا

کښې ، تې بریک کښې به تا سو ، چه د چا خلاف خبره وی ، زه به په ټیلیفون ستا سو خبره ورسره او کړم ، ستا سو مسئله به حل کړم بغیر د کوئسچن نه به ستا سو د حکم تعمیل کوؤ۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: دا اصل کښې دا سې ده جی چه په 07-19 باندې دا دغه شوې دې جی، په دیکښې اصل کښې خبره دا شوې ده چه په کلی کښې یو کمیونټی هال شروع شوې دې ، په هغې باندې تقریباً د حکومت پینځه شپږ لکه روپئ لګیدلې دی، اوس هغه دغه شان بنیادونه را ښتلی دی، مطلب دا دې چه هم دغه شان پروت دې۔ دا تې ایم او ته مو وئیلی دی، هغوی سره مونږ خبره کړې ده او بشیر بلور صاحب یا تاسو جی که دغه اوکړئ، څه ورته او وایئ چه دا کار مکمل کړی، نور هیڅ هم څه خبره نشته دې ، یو دغه ورته او کړئ چه دغه ورځو کښې دا کار مکمل کړی، پیسې شته دې جی، فنډ ئې Already شته دې ، هغه جی بیا ضائع کیږی چه څو مره پاتې کیږی، بیا ضائع کیږی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د مفتی جانان صاحب مقصد دا دې ، که تاسو ډائریکشنز ورکړئ ډیپارټمنټ ته چه یره دا تعمیر زر دغه کړی۔

سینئر وزیر (بلدیات): ما خو اووئیل کنه جی چه زر تر زره به ان شاء اللّٰه جوابونه راشی او ما خو دومره پورې اووئیل چه مفتی جانان صاحب د دلته کښې خبره او کړی او زه ورته دلته هغه هم کوم، Commitment هم کوم او بیا بهر ورته ټیلیفونونه هم کوم، هر څه کوم، دا تپوس ترینه اوکړئ، ما چه چرته کوم Commitment دلته کړې دې هغه ما پوره کړې دې همیشه، تپوس ترینه او کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه ؟

مفتی سید جانان: صحیح ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر ذاکراللّٰه خان پلیز۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب، جواب نه دے راغلے، دا دے او یو وریسے دویم هم دے، د هغے هم جواب نه دے راغلے، بیا چه کله راشی نو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب! د دوئ هم Reply نه ده راغلے نو تاسو ډیپارټمنټ ته لږ انسټرکشنز ورکړئ چه Next، چه بیا کله وی نو چه مکمل Reply راشی، د دوئ دا دوه کوئسچنز دی، د دے هم Replies نه دی راغلی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اوس هم دوه جوابونه پکښے راغلی دی نو دوئ ځومره کوئسچنز کوی او دا دوه-----

Mr. Deputy Speaker: That is his right.

سینیئر وزیر (بلدیات): نه د Right نه ئے انکار نه کوم، هسے خبره کوم چه دوه جوابونه ئے راغلی دی، شپیته کوئسچنے هم کوی او کارونه راباندے هم ټول کوی نو زه خو په دے حیران یم چه دوئ به کله Satisfy کیږی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرټری صاحب ته اووایئ چه د دوئ دا جوابونه په Next دغه کښے ورکړی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ټهیک شوه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډاکټر ذاکر الله صاحب، ډاکټر ذاکرالله صاحب! دا Next چه کوم دے، دا تاسو اوګورئ کنه؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: دا د کوم چه Reply راغلے ده جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: او۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: ښه جی، دا کوئسچن نمبر دے 1231۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 1231جی۔

* 1231 _ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل کونسل میں تحصیل ناظم اور دیگر نائب ناظمین کے ذریعے ترقیاتی کام کئے جاتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تحصیل ناظم تیمر گرہ نے اپنے ختم ہونے والے دور حکومت میں پی ایف 97 دیر پائیں میں جو ترقیاتی کام مختلف پراجیکٹس/اے ڈی پی کے ذریعے انجام دیئے ہیں، کی مکمل تفصیل بمعہ اخراجات اور مقامات کی واضح نشاندہی کے ساتھ فراہم کی جائے؟

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) تحصیل ناظم تیمر گرہ نے اپنے ختم ہونے والے دور حکومت میں پی ایف 97 دیر پائیں میں جو ترقیاتی کام مختلف پراجیکٹس اور اے ڈی پی کی ذریعے انجام دیئے ہیں، ان کی ایئر وائز تفصیل بمعہ اخراجات اور مقامات ایوان میں پیش کی گئی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Any supplementary question?

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> او جی، بالکل۔ په دیکبنے جی زما دا دغه دے، په دے یو پیج باندے دیخوا اخری کبنے د RWSS نه هم کار شوے دے، د محکمے د RWSS نه یو پراجیکټ وو جی او د ټی ایم اے د اے ډی پی نه هم کار شوے دے او څه د سی سی بی نه کار شوے دے، دا که جی دیخوا مونږ واړوؤ، تاسو جی که دا ډیټیل لږ اوګورئ، یوه پاڼره واړوئ نو ډیټیل دے جی، په دیکبنے تاسو د 2008-09 دا اوګورئ جی Payment of Streets Osakai Kotigram او Payment of Streets UC Kotigram، لکه سر دا تقریباً آٹھ لاکھ روپئ دی او بیا په 2009-10 کبنے Payment of Streets بیا اوسکئ کوټیګرام او دا نور چه ورسره دی نو دا هم د دغه یو یونین کونسل دی۔ زما مطلب په دیکبنے دا دے جی چه دلته کبنے که تاسو په سیریل نمبر باندے دے اخر ته راشئ جی نو په هغے کبنے هم لکه څه سکیمونه داسے دغه شوی دی، د RWSS نه په 2008-09 کبنے چه د هغے او د دے Nomenclature هم یو شان دے او زما خپل دا خیال دے چه لکه په دے باندے Doubling شوے دے نو منسټر صاحب ته ریکویسټ کومه چه په دیکبنے یا خو پخپله انکوائری مقرر کړی او یا ئے کمیټئ ته اولیږی، څنګه چه تاسو مناسب ګنړئ چه هغه شان اوشی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ډاکټر صاحب ډیر داسے زوړ پارلیمنټیرین هم دے او دوئ پخپله حلقه کښے د خدائے فضل سره هره یو پارټئ کښے چه وی، دوئ الیکشن اوکړی نو دوئ ګټی او دے د خپلے حلقے د پاره ډیره خواری هم کوی۔ دا دوئ چه کومه خبره کړے ده نو بالکل واضحه جواب پکښے راغلے دے خو دوئ که د جواب نه دغه نه وی نو زه به د دوئ سره کښینمه او ما ورته خبره هم کړے ده، که چرته داسے خبره وی چه کار نه وی شوے، دوئ پیسے اغستے دی او تاسو Feel کوئ چه هلته کار غلط شوے دے نو د دوئ سره به کښینو، هغه تې ایم او به هم راوغواړو او ان شاء الله د دوئ په Satisfaction باندے به مونږ ان شاء الله کار کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ذاکرالله صاحب! ټهیک شوه؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: مطمئن یم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مطمئن یے؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: او جی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Dr. Zakirullaha Sahib, your next Question?

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: شکریہ جی۔ کوئسچن نمبر 1232 جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 1232 _ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیا وزیر بلدیات ودیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے متاثرہ ٹی ایم ایز کو M&R of DWSS and Sanitation Schemes کیلئے PDMA/PaRRSA نے دس کروڑ روپے دیئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی چٹھی نمبر Nocwc/ERP/2009 مورخہ 14 اکتوبر 2009 میں واضح الفاظ میں ایم اینڈ آر سکیموں کیلئے پی سی ون تیار کرنے کیلئے کہا گیا تھا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ رقم کے خرچ کرنے کیلئے طریقہ کار سے متعلق تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ٹی ایم اے تیمر گرہ نے جن منصوبوں پر مذکورہ رقم خرچ کی ہے، ان کی مکمل تفصیل بمعہ اخراجات ہر سکیم کی الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) جو رقم صوبائی حکومت کی طرف سے ٹی ایم ایز کو ملتی ہے، اس کے پی سی ونز متعلقہ ٹی ایم اے تیار کر کے ڈی ڈی سی کو بذریعہ ڈی سی او بھیجتے ہیں، جس کی ڈی ڈی سی میں بحث کے بعد منظوری دی جاتی ہے اور پھر صوبائی حکومت کو بذریعہ ڈی ڈی سی بھیج دی جاتی ہے۔ جس کی Administrative Approval صوبائی حکومت بذریعہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ دیتی ہے اور پھر متعلقہ سکیمیں ٹینڈر کے ذریعے یا پراجیکٹ کمیٹی کے ذریعے خرچ کی جاتی ہیں۔

(ii) تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: او جی۔ په دیکښې جي یو خو زه تاسو ته دا ریکویسټ کومه چه په هغه بله ورځ باندې لاء منسټر صاحب زما د یو سوال جواب راکړو چه د PaRRSA یا د PDMA نه مونږ لکه د دیر تی ایم اے ته پیسې نه دي ورکړي، ما دلته کښې یو لیټر هغوی ته پیش کړو چه دا یو لیټر دې چه لوکل ګورنمنټ هلته لیږلې دې خو دا پیسې د PaRRSA دي نو زه دا وایمه، د منسټر صاحب نه صرف دا تپوس کومه چه یو خو دلته کښې ما ته هغه جواب غلط راکړې شو چه دوئ نن دا وائي، په دې ځائې کښې دا تاسو اوګورئ، زه وایمه چه "آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے متاثرہ ٹی ایم ایز کو Sanitation Schemes اور Water Supply Schemes کیلئے ایم اینڈ آر سے دس کروڑ روپے فراہم کر دیئے گئے ہیں" نو دوئ دلته کښې راته وائي چه "جی ہاں"، لکه دلته راته وائي چه "جی ہاں" د PaRRSA نه ورته مونږ پیسې ورکړې دي خو پرون نه هغه بله ورځ د دې سوال جواب لاء منسټر صاحب راکولو او وئیل ئې چه یره مونږ لکه دا پیسې لوکل ګورنمنټ خپلې ورکړې دي او د PaRRSA, PDMA نه ئې نه دي ورکړې۔ یو جي دا څومره انتهائي زیاتې

دے چہ پہ یو ورځ باندے دغه کیږی، د هغے نه انکار کیږی او دا جی پہ دویمه ورځ باندے چہ بل کوئسچن راغلے دے پہ لوکل گورنمنټ نو دلته کښے اقرار کیږی چه د PDMA نه مو پیسے ورکړے دی، نو یو جی دغه تاسو نوټ کړئ خو زه د منسټر صاحب نه یو آسان ضمنی سوال دا کومه چه د PaRRSA او یو د بلے ادارے نه چه ټی ایم اے ته کومے پیسے ورکړے شی جی، هغه به ټینډر کیږی او که د کمیټو پہ ذریعه به لگی جی؟ یو سوال جی۔ بل د ایم اینډ آر د پاره چه کوم فنډ مختص شوے دے، هغه سیلابونه راغلی وو او پہ هغے کښے سکیمونه خراب شوی وو نو د هغے د Repair ضرورت وو او که نه پہ هغے باندے نیو سکیم کیدے شی، لکه نیو سکیم پکښے کیدے شی؟ نو دا مے دویم ضمنی شولو او دریم دا شولو جی چه لکه دا کومے پیسے دوئ هلته ټی ایم اے ته لیږی نو زه دا وایمه چه د اسمبلئ دا منتخب نمائندگان چه کوم دی، دوئ ته د خپلے خپلے حلقے، د خپلو مشکلاتو او د عوامو د مشکلاتو پته ده او که نه ټی ایم او ته پته ده یا ډی سی او ته پته ده؟ نو زه وایمه چه یو پہ دیکښے مشاورت زمونږ سره هډو د سره شوے نه دے، دا درے کوئسچنے دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دوئ داسے پوائنټ اوچت کړو، دا خبره زه تاسو ته وایم چه دس کروړ روپئ، څنگه چه جواب کښے هم راغلی دی چه دا ټی ایم ایز ته ورکړے شوی دی د ټول ملاکنډ د پاره، پہ هغے کښے ډیټیل هم دا دے چه د سوات د پاره چار کروړ روپئ، د مټے د پاره ایک کروړ روپئ، د تیمرگرے د پاره ایک کروړ روپئ، د ثمر باغ د پاره پانچ کروړ روپئ، د الپورئ د پاره پانچ کروړ روپئ، د پورن د پاره پانچ کروړ روپئ، د ډگر د پاره دس کروړ روپئ، د سواړئ د پاره دس کروړ روپئ، د بټخیلے د پاره 2.5 ملین او د دیر د پاره 2.5 ملین۔ تقریباً دا سو کروړ روپئ دی، پہ دیکښے دا ټول ټی ایم ایز ته ورکړے شوی دی، دا صرف د تیمرگرے یا د یو ټی ایم اے د پاره نه دی خو بیا هم دوئ چه څنگه وائی، پکار دا وو چه دا پیسے راغلے نو د هغوی به خپل طریقه کار وی چه هغه به ډی ډی سی میټنگ کوی، ډی سی او کښینی او هغوی خپلو کښے فیصلے کوی نو دا بالکل غلطه خبره ده، دا لوکل ایم پی اے چه کوم سکیم

پوائنٹ آؤٹ کوی چه یره دا سکیم ما ته ضروری دے نو پکار ده چه په هغے سکیم باندے کار اوشی۔ دا چه هغه آفیشلز د خپلے خوښے کارونه کوی نو په دے به بالکل ایکشن هم اخلم، تپوس به ترینه هم کوم او زه به انسٹرکشنز هم ورکوم چه آئنده، ما خو نوټیفیکشن هم کړے دے شاید چه ستاسو علم کښے به وی، ما خو وئیل چه څومره ډسټرکٹ فنډز دی، هغه د د لوکل ایم پی اے د مشورے نه بغیر نه لګوی، ډسټرکٹ فنډز، ډیویلپمنټ فنډز، د ټی ایم اے ډیویلپمنټ فنډ او ورسره ما د یو سی، چه کوم یونین کونسل دے، د هغے فنډونه هم ما وئیل چه بغیر د ایم پی اے، چه لس یونین کونسلے وی زما په حلقه کښے او هلته چه څومره پیسے دی، پکار ده چه هغه د لوکل ایم پی اے په دغه باندے لګی۔ دا نوټیفکیشن هم شوے دے او چرته چه د دے نوټیفکیشن Implementation نه دے شوے نو د هغے خلاف به ایکشن اخلو او زه ورته تسلی ورکوم چه ان شاء الله د دوئ سره به هغه کښینی او د دوئ نه به تپوس کوی نو بیا به دا کارونه کوی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زه جی د منسٹر صاحب په دے دغه باندے شکریه ادا کومه خو دا یو تپوس کوم جی، ما له د دے جواب رانکړے شو چه د ایم اینډ آر د فنډ نه نیو سکیم کیدے شی او که نه شی کیدے؟ یوه او دویمه خبره دا ده چه زه وایم چه د بلے ادارے، لکه د PaRRSA نه ټی ایم اے ته پیسے تلے دی چه دا به په کمیټو کیږی او که په ټینډر به کیږی؟ دا دوه خبرے دی چه د دے لږ جواب راته راکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): زما خیال دے په دیکښے خو تاسو ته جواب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د دوئ سپلیمنٹری کوئسچن دا دے چه دا ټینډر کیږی که په کمیټو به کیږی؟

سینئر وزیر (بلدیات): ګورئ جی، په دیکښے ئے دا لیکلی دی چه "پھر متعلقہ سکیمیں ٹینڈر کے ذریعے یا پراجیکٹ کمیٹی کے ذریعے خرچ کی جاتی ہیں" دا دواړه ئے لیکلی دی یا به

ټینډر کوؤ یا به ئے پراجیکټ باندے ورکوؤ، دا په جواب کښے شته او زه خو نه یم خبر خو ما ته عبدالاکبر خان اووئیل چه د ډاکټر صاحب د حلقے پیسے پکښے هډو نشته دے، دا د تیمرګرے د پاره پیسے دی نو I don't know چه دا ټهیک وائی که رشتیا وائی؟ (قہقہہ) خو ما ته خو دوئ وائی چه یره د دوئ د حلقے پیسے پکښے نشته دے۔

ایک آواز: راځی پکښے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بنه د دوئ حصه پکښے راځی----

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: بیا هم زمونږ نه چا تپوس نه دے کړے----

سینیئر وزیر (بلدیات): نو ما خو اووئیل کنه جی چه تپوس به کوؤ او تاسو لندن کښے وئ نو مونږ څه چل اوکړو؟

(قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر ذاکراللہ صاحب۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: زه یو خبره کلیئر کول غواړمه جی چه د ایم اینډ آر د فنډ نه نیو سکیم کیدے شی او که نه شی کیدے جی؟ ایم اینډ آر خو د Rehabilitation د پاره دے جی، د Rehabilitation د پاره دے او زه وایمه چه د دے نه نوی سکیمونه شوی دی او چه دا څه تاسو ګورئ زه به تاسو ته سر، تقریباً مکمل لسټ فراهم کړم چه دا ټول نیو سکیمز دی جی، لکه اوپن ویل جوړول نیو سکیم دے، کوڅے پخول نیو سکیم دے نو مرمت جدا شے دے جی او نیو سکیم کول جدا شے دے۔ زه دا وایم چه دا پیسے د مرمت د پاره تلے وے نو د دے نه نیو سکیم ولے شوے دی جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، چه دا کومے پیسے تلے وے، دا کوم ځائے چه سیلاب راغلے وو، دا پیسے صرف هم په هغه ځایونو باندے لګیدلے دی او چرته نوے سکیم دا سے وی، دا سے کیږی خو نه خو همیشه د ایم اینډ آر پیسے مطلب دا دے چه د Maintenance د پاره وی چه کوم شے Damage شوے وی

هلته د کار اوکړے شی او دا سے چرته نوے سکیم، یو نیم چرته دا سے مجبوری وی یا چرته خلقو ته ضرورت وی نو زه خو نه پوهیږم چه په نوی سکیم باندے دوئ پیسے لګوی، ولے ئے لګولے دی؟ دا به هم ترے تپوس اوکړو۔ ما خو عرض اوکړو چه د ډاکټر صاحب سره به کښینو او ډاکټر صاحب چه څنګه حکم کوی، هر چا چه غلطی کړے وی، تپوس به ترے کوؤ او آئنده به د ډاکټر صاحب د تپوس نه بغیر کار نه کوی جی نو بیا نور ډاکټر صاحب زمونږ نه څه غواړی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ډاکټر صاحب! مطمئن یے؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سر، زه خو په دے نه Stress کومه چه دا د کمیټئ ته لاړ شی چه دوئ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد زمین خان۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: چه دوئ انکوائری کول غواړی او دا کسان زمونږ سره کښینوی، د کښیناستو د پاره د چرته یو ټائم مقرر کړی او راغواړی ئے نو بالکل ما ته پرے څه اعتراض نشته جی، ځکه چه زه وایم چه د ایم اینډ آر د پاره فنډ ریلیز کیږی او په هغے باندے نیو سکیمونه کیږی او بغیر د ایم پی ایز د مشاورت نه کیږی نو په هغے کښے انکوائری ډیره ضروری ده، که دوئ ئے خپل آفس ته راغواړی، که دا سے پکښے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو د دوئ سره یو ټائم کیږدئ۔

سینئیر وزیر (بلدیات): دوباره دا عرض کوم، ما خو تاسو ته او هاؤس ته مے دا اووئیل او ټولو واوریدل، نه پوهیږم چه ډاکټر صاحب به زما په خبره نه وی پوهه شوے، ما خو دا عرض اوکړو چه زه به هغوی هم راوغواړم، ډاکټر صاحب به هم راوغواړم او ورسره به د تیمرګرے نور خلق هم چه ایم پی ایز صاحبان دی، زمونږ معزز ارکان دی، زمونږ ورونړه دی، خامخا دا ایم پی اے چه دے کنه، دا خو جی بعضے خلق زمونږ نه ګیله کوی نو زه خو خدائے شاید دے، زما ډیپارټمنټ خو، ما خو فل اختیار خپل ایم پی ایز ته ورکړے دے او ما خو تاسو ته عرض اوکړو چه د یونین کونسل نه د ډسټرکټ فنډ پورے نو د هغے باوجود هم

خو دا ایم پی ایز صاحبان دی، کښیښنو، خبره به اوکړو چه چا غلط کار کړے وی، ایکشن به پرے اخلو او تپوس به ترے کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوه۔ مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زه جی ستاسو توجه یوے خبرے طرف ته اړووم۔ ستاسو د احکاماتو باوجود، بار بار د دے خبرو وئیلو باوجود زمونږ ډی سی او مونږ ته مطلب دا دے ضلعی فنډ کښے حصه نه راکوی، هغه مونږ ته وائی چه مطلب دا دے دیکښے د ایم این اے او د ایم پی اے څه کار نشته، دا زما کار دے چه زه څنګه خرچ کومه او دا به زه خرچ کوم جی۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، ما خو تاسو ته ریکویسټ کړے وو۔

سینئر وزیر (بلدیات): ما ته چه هر کله فائلونه راغلی دی، ولے چه بغیر زمونږ د ډیپارټمنټ د Approval نه سکیم نه شروع کیږی نو ما ته چه کوم سکیمونه ډی سی او یا ټی ایم او رالیږلی دی ډائریکټ، په هغے کښے ایم پی اے نوم پکښے نشته نو ما هغه واپس کړی دی خو هغه وخت پورے به هغه نه Sanction کیږی چه د کوم وخت پورے پکښے د ایم پی اے نوم نه وی یا د هغوی پکښے Sanction نه وی، (تالیاں) دا سوال نه پیدا کیږی چه زه به ئے Approve کوم، زه به ئے کله هم نه منم چه د کومه پورے هغه نه وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوه۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت سره د دوئ په خدمت کښے یوه خبره کوم، ما خو ټی ایم او صاحب ته ټیلی فون اوکړو او دوئ ته مے هم ټیلی فون اوکړو چه یره بهئ د ایم پی اے نه بغیر به، تاسو مطلب وو چه یره بهئ دا ډیویلپمنټ فنډ هغه ته نه ورکوؤ نو زه د بلور صاحب په نالج کښے یو دا خبره راولم چه نن په هغے باندے، نن په اخبار کښے د لکی ټی ایم اے ټینډرز هم اوباسلی دی او دیکښے لکه زمونږه مطلب وو چه تاسو پرون خبره ورسره کړے وه خو د دوئ نن ټینډرز هم راغلی دی، مخکښے به ئے ټینډر ورکړے وی، د ایم پی اے پکښے څه داسے Role نشته نو Kindly که تاسو دوئ ته لږ هغه اوکړئ۔

سینئر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینئر وزیر(بلدیات): نه پوهیږم چه بغیر د پراونشل ګورنمنټ د Approval نه هغوی څنګه ټینډر کړے دے؟ زه به ترے Explanation کال کوم او چه د کوم وخت پورے زما Sanction نه وی، زما د ډیپارټمنټ نو ډی سی او، ټی ایم او او اے سی او هیڅ څوک به هم کار نه کوی او دا ورته مونږه لیکلی ورکړی دی، (تالیاں) چه ان شاء الله تاسو نه به تپوس کیږی۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: بس ټهیک شوه کنه، محمد علی خان! څه وایئے نور؟ محمد علی خان پلیز۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب،په فلور باندے مخکښے سی ایم صاحب هم دا وئیلی وو چه هر یو ایم پی اے د خپلے علاقے وزیر اعلیٰ، د حلقے وزیراعلیٰ دے، دا ئے دلته وئیلی وو خو هیچرے هم په هغے عمل نه دے شوے، صرف دلته اسمبلئ کښے خبره شوے وه، په هغے مونږ خوشحاله شوی وو او ډیسکونه مو وهلی وو خو بهر چه کار کیږی، په حلقو کښے چه څه کیږی، نه پکښے د ایم پی اے نه څوک تپوس کوی، نه په کارونو کښے، په ټرانسفرز کښے هم او په اپوائنټمنټس کښے هم د هغه نه تپوس نه کیږی۔ نن بلور صاحب اووئیل، بلور صاحب خو چه خبره کوی نو واقعی زه دا وایمه چه دوئ مخکښے مونږ ته څه شنه باغونه نه دی ښودلی، مونږ به پرے یقین اوکړو خو بلور صاحب! ستاسو نوټس کښے دا راولو چه ټی ایم اے شبقدر یا ډی سی او آفس والا هیچرے هم زمونږ نه تپوس نه دے کړے چه یره څه کارونه کول دی او که تاسو له هم درغلی یو نو تاسو بلور صاحب ته وئیلی دی چه یره څه به تاسو اوکړئ او څه به پارټئ والا اوکړی نو دلته وائی ایم پی اے او بیا هلته کښے خبره په هغه راشی، نو بیا ایم پی اے نه وی، بیا پارټی دغه کیږی نو دا خو بیا زیاتے دے کنه۔

Mr. Deputy Speaker: Next Question-----

سینئر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔

سینئر وزیر(بلدیات): جناب سپیکر، زه دوئ له لږ جواب ورکړم؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوه بس۔

سینئر وزیر(بلدیات): زه پخپله ناست ووم، د دوئ سکیم ما پخپله Approve کړے دے جی، د دوئ د شبقدر نه۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Next Question, Naseer Muhammad Maidadkhel, reply not received. Syed Qalb-e-Hassan Sahib, honourable MPA, please Question No?

Syed Qalb-e-Hassan: Question No. 1280.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 1280 _سید قلب حسن: کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ کے علاقہ یونین کونسل شیر کوٹ میں یونین کونسل کا دفتر تعمیر کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دفتر کیلئے زمین شیر کوٹ ہی کے رہائشی نے مفت فراہم کی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دفتر میں بھرتی ہونے والے کلاس فور کا تعلق کوہاٹ سٹی سے ہے اور اے پی اے کے دفتر میں تعینات ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا مذکورہ دفتر میں خالی آسامی پر بھرتی مفت زمین دینے والے کا حق نہیں بنتا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، شاملات دیہہ ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) اس بارے میں محکمہ سی اینڈ ڈبلیو سے رابطہ کیا لیکن انہیں بھی خاطر خواہ معلومات نہیں ہیں اور سیکرٹری یونین کونسل شیر کوٹ نے تحریری بیان دیا ہے کہ جس رقبہ پر یونین کونسل شیر کوٹ کی بلڈنگ تعمیر کی گئی

ہے، وہ رقبہ شاملات دیہہ شیر کوٹ ہے۔ نمبر داران دیہہ شیر کوٹ نے حسب رضامندی مالکان حصہ داران یہ رقبہ لوکل گورنمنٹ کو بوساطت اس وقت کے ضلع ناظم انجنیئر ملک اسد خان کو بلا قیمت دیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question, please?

سید قلب حسن: یس سر۔ سر، دیکښے سپلیمنټری کوئسچن دا دے چه د کوم یونین کونسل د بلډنګ د پاره زمکه ورکړے شوے ده، دا د شیر کوټ خلقو د شاملات زمکه ورکړے ده۔ سر، دیکښے که تاسو اوګورئ، ما دا کوئسچن کړے دے، (ج) جز کښے چه "آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ دفتر میں بھرتی ہونے والے کلاس فور کا تعلق کوہاٹ سٹی سے ہے اور وہ اے پی اے کے دفتر میں تعینات ہے" جواب ورکوی چه "ہاں"، سر زمکه چه د کوم کلی والا خلقو ورکړے ده، دا زمکه په ځنګل نه وه، دا بالکل د روډ په غاړه باندے زمکه ده او هغه د مخصوص خلقو زمکه وی، شاملات وی خو دغه خپل قبضه دار وی۔ زمکه ورکړے ده د شیر کوټ خلقو، کس وربانديے بهرتی شوے دے د بلے حلقے او کار د اے پی اے په دفتر کښے کوی، د اے پی اے د دفتر د کوهاټ سره څه کار دے، د هغه خو د درے، د ایف آر سره کار دے۔ سر، دیکښے دوئ دا شے Accept کړے دے نو زما ګزارش دا دے، زه خو اوس دا وایم چه منسټر صاحب که دا هدایات کوی چه یره دا مسئله فوری طور باندے حل کړی۔ دا کس چه کوم دے، د درے سره زمونږ کار نشته، د شیر کوټ کوم کس دے، تاسو سر اوګورئ، اکثر خلقو زمکے قبضه کړی وی، اوس هغه خلق وائی چه یره مونږ دا بلډنګ قبضه کوؤ، په دے چه زمونږ سړے ورکښے نه لګیږی، مجبوراً به بیا مونږ وربانديے قبضه کوؤ چه چوکیدار نه وی، په دے حالاتو کښے که سبا، هغه د روډ په غاړه یونین کونسل دے، څوک به ورکښے بم کیږدی او د حکومت پچیس تیس لاکھ روپئ تاوان به اوشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، قلب حسن صاحب خبره چه اوکړله، دیکښے دا ده چه شاملاتو کښے د ټول کلی د خلقو انټرسټ وی، د هغه ټول کلی خلق که چرته یو ځائے شی چه او یو کس ورله ورکوؤ، بالکل به مونږ هغه سړے کوؤ چه په کوم ټول کلے متفق شی، یوه خبره۔ بل دا ده چه دا بالکل ټهیک خبره ده چه یو

سړے یو بلډنګ د پاره نوکر شوے دے او هغه د اے پی اے په دفتر کښې ناست دے نو د کروړونو روپو دا بلډنګ چه سبا Damage شی او دا تباه شی نو د دے به څوک ذمه وار وی؟ دے به واپس خپل ځائے ته ځی او د دے خپل سکول Look after به کوی، بالکل دے به د اے پی اے د دفتر نه واپس خپل ځائے ته ځی او خپل کار به هلته کوی چه د کوم ځائے د پاره د ده اپوائنټمنټ شوے دے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

سید قلب حسن: سپیکر صاحب، زما کوئسچن دا دے چه دا سړے چه کوم شوے دے، د ده اپوائنټمنټ غلط شوے دے۔ زما کوئسچن صرف دا دے چه د هغه حلقے والا چه کوم ملکانان دی، هغه مشران به ورته یو کس ورکړی چه د هغوی کلی والا وی، ولے چه د کوهاټ سړے هلته شیر کوټ کښې ډیوټی نه کوی سر، ما ته پته ده نو هغه کلی والا کس واخلئ چه هغه کلی والا هلته کښې د شپے ډیوټی کوی او که کلی والا نه وی نو کوهاټ والا د دے وجے نه خپل ځان هم ټرانسفر کړے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زه دیکښې عرض اوکړم چه دا زمونږ حکومت کښې نه دے شوے، دا د مخکښې نه شوے دے او دا د دغه ملک اسد انجینئر په وخت کښې شوے دے، دا مونږ نه دے کړے خو اوس کوم سړے چه نوکر دے، هغه تاسو ویستے نه شئ، ولے چه هغه اوباسئ نو هغه به Stay order اخلی چه ما سره خو دا Legal appointment letter دے، ما څنګه تاسو اوباسئ؟ نو چه اوباسو ئے نه نو بیا مونږ سره د بل پوسټ Create کیدل کیدے نشی، هغه بیا فنانس ته ځی او هغے کښې بیا ایس این ای جوړیږی، ټائم پرے لګی، هغه نشی کیدے نو په دے وجه زه وایم چه د دوئ کوئسچن دا وو چه یره دا بلډنګ جوړ دے او په دے بلډنګ سړے دلته نوکر دے او دے بل ځائے کار کوی، د اے پی اے په دفتر کښې کار کوی نو زه ورته دا تسلی ورکوم چه هغه به واپس دے بلډنګ ته راځی۔ اوس چه هر څوک ئے اوباسی، هغه سبا Stay order اخلی نو بیا حکومت بیا تپوس نشی کولے نو په دے وجه باندے چه یو کار زمونږ حکومت کښې نه دے شوے، د مخکښې نه شوے دے، پکار دا وو چه مخکښې

هم دے ایم پی اے وو، دلته د ایم ایم اے حکومت وو، دوئ به هغه وخت نه وئیلی وو، مونږ به بیا د ایم ایم اے سره جهګړه کړے وه چه یره د قلب حسن کار اوکړئ خو اوس زه څه چل اوکړم، هغه د مخکښے نه شوے خبره ده-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه۔

سینئر وزیر(بلدیات): نو زه پکښے اوس څه اوکړم؟

سید قلب حسن: سپیکر صاحب، زه-----

سینئر وزیر(بلدیات): بس ته Satisfied یے، قلب حسن صاحب! ته Satisfied یے ؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: څه دی ستا؟ منور خان ایډوکیټ! څه دی؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میں اس سلسلے میں یہ کہتا ہوں کہ اسی طرح بلڈنگ کا مسئلہ لکی سٹی میں بھی ہے، اولڈ میونسپل کمیٹی کی بلڈنگ ہے۔ سر، میں بشیر خان کی توجہ ذرا وہ کرتا ہوں کہ لکی میں میونسپل کمیٹی کی اولڈ بلڈنگ ہے اور اس کا سٹاف دوسری بلڈنگ میں شفٹ ہو گیا ہے، اب اس پر لوگ قبضہ کر رہے ہیں، مین سٹی میں ہے، اگر اس کو کہیں Dispose of کریں، لیز پر دے دیں یا اس پر کوئی مارکیٹ بنائیں تو وہاں پر ٹی ایم اے کو بھی فائدہ ہو گا اور کم از کم لوگوں کا اس پر قبضہ بھی ختم ہو جائے گا۔ تو میری یہی ریکویسٹ ہے کہ اس کے سلسلے میں کوئی وہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر(بلدیات): جناب سپیکر صاحب، جس طرح یہ فرما رہے ہیں کہ ایسی بلڈنگ ہے تو ضرور ایکشن ہم وہاں پر کریں گے اور میری تو کوشش ہے، میں نے تو سارے صوبے میں اعلان کیا ہوا ہے کہ جہاں بھی ہماری لوکل گورنمنٹ کی زمین ہے، لوگوں نے قبضہ کی ہوئی ہے، اس پر بی او ٹی بنائیں، پلازے بنائیں تاکہ ہمارے ٹی ایم ایز جو ہیں، ان کے پاس تنخواہوں کے پیسے نہیں ہوتے تو تنخواہ بھی آئے، ان کو آمدن بھی ہو اور جو قبضہ گروپ ہے، ان سے بھی چھٹکارہ ملے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Mufti Janan Sahib, Mufti Syed Janan Sahib, reply not received.

مفتی سید جانان: د دے خو جواب نه دے راغلے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس، دا به هم راواستوی، ټهیک شوه؟

مفتی سید جانان: بیا به راشی جی۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

683 _ محترمہ مہر سلطانہ: کیاوزیر بلدیات ودیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ حیات آباد جانے کیلئے پہلے موڑ کے قریب ایک خوڑ/برساتی نالہ موجود ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ فیز فور کے مکینوں کو بڑی سڑک تک پہنچنے کیلئے دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے؛

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ موڑ پر مکینوں/پیدل چلنے والوں کیلئے بڑی سڑک تک پہنچنے کیلئے کوئی پل نہیں ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت فیز فور کے مکینوں/پیدل چلنے والوں کیلئے راستہ/پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب بشیر احمد بلور {: سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی ہاں۔

695 _جناب محمد جاوید عباسی: کیاوزیر بلدیات دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ نتھیا گلی میں مشہور آرٹسٹ گل جی (مرحوم) کا گھر موجود تھا؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ بعض لوگوں نے دھوکہ دہی اور جعلی اٹارنی کے ذریعے مذکورہ گھر فروخت کیاہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ گھر کے کاغذات کس کے نام تھے اور کن لوگوں نے اس گھر کو فروخت کیاہے؛

(ii) آیا جن لوگوں نے مذکورہ گھر دھوکہ دہی سے فروخت کیا ہے، ان کے خلاف اب تک کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، نیز حکومت گل جی (مرحوم) اور خرید کنندہ کو انصاف فراہم کرنے کیلئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مشہور آرٹسٹ گل جی (مرحوم) کا گھر نتھیا گلی میں پلاٹ نمبر 76 اور 76-A موجود ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) (i) مذکورہ گھر کے کاغذات آرٹسٹ گل جی (مرحوم) کے نام پر ہیں اور کسی نے اس کو فروخت نہیں کیا۔

(ii) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ بالا جوابات چونکہ اثبات میں نہیں ہیں، لہذا مزید تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

809_ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ضلع ایبٹ آباد میں تعینات اہلکار مختلف سکیموں میں کام کر رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں کل کتنے اہلکار ہیں اور وہ کونسی آسامیوں پر کام کر رہے ہیں؛

(ii) گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا سالانہ خرچہ کتنا ہے؛

(iii) گزشتہ دو سالوں کے دوران کل کتنے ملازمین گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں بھرتی کئے گئے ہیں؛

(iv) مذکورہ بھرتی شدہ افراد کی گریڈ وائز تفصیل اور ان کے نام، پتے اور تعلیمی قابلیت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں کل 106 اہلکار مختلف عہدوں پر تعینات ہیں، جن کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) رواں مالی سال 10-2009 کے بجٹ کے مطابق ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں 157.305 ملین کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جس کی منظوری بورڈ آف اتھارٹی نے اپنے منعقدہ اجلاس مورخہ 28 جولائی 2009 میں دی ہے۔

(iii) گزشتہ دو سالوں میں 11 ملازمین مختلف عہدوں پر کنٹریکٹ/فکسڈ پے پر تعینات کئے گئے ہیں۔

(iv) مذکورہ بالا تعینات ملازمین کے کوائف کی مطلوبہ تفصیل فراہم کی گئی۔

827 _جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ایبٹ آباد نے مختلف جگہوں پر سرکاری اراضی لیز پر دی ہوئی ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ حکومت کو مذکورہ لیز سے ہر سال آمدنی حاصل ہوتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کل کتنی اراضی کتنے سالوں کیلئے لیز پر دی گئی ہے؛

(ii) مذکورہ اراضی سے سالانہ کتنی آمدنی حاصل ہوتی ہے، نیز کتنا خرچہ کہاں کہاں آتا ہے؛

(iii) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ اراضی سے حاصل ہونے والی آمدن اور خرچ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) لیز پر دی گئی اراضی کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) اراضی مذکورہ سے تقریباً مبلغ -/4,143,877 روپے سالانہ آمدنی ہوتی ہے، یہ آمدن سالانہ بجٹ کا حصہ بنتی ہے جو ترقیاتی اخراجات پر مشتمل ہوتی ہے۔

(iii) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران -/20,719,384 روپے آمدن ہوئی ہے اور اخراجات -/95,915,629 روپے ہوئے ہیں، جس کی تفصیل فراہم کی گئی۔

1130 _الحاج حبیب الرحمان تنولی: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے اوگی ضلع مانسہرہ کو 2002 کے بعد مرکز، صوبے اور DRU نامی NGO نے فنڈز فراہم کئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فنڈز جن سکیموں پر خرچ کئے گئے ہیں، ان کے پراجیکٹ لیڈر، ٹھیکیدار کا نام اور رقم کی مقدار یونین کونسل وائز مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) 2002 کے بعد مرکز اور صوبائی حکومت کی طرف سے ٹی ایم اے اوگی کو کوئی فنڈ نہیں ملا، البتہ 09-2008 میں DRU (District Rehabilitation Unit) مانسہرہ نے ٹی ایم اے اوگی کو فنڈز فراہم کئے ہیں۔

(ب) DRU مانسہرہ نے ٹی ایم اے اوگی کو جو فنڈز فراہم کئے ہیں، ان کی تفصیل بمعہ نام، ٹھیکیدار اور رقم کی مقدار یونین کونسل وائز فراہم کی گئی۔

1196 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ریگی للمہ ٹاؤن شپ سکیم 1989 سے شروع کی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جن لوگوں کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں، انہوں نے پلاٹوں کی تمام اقساط جمع کر دی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ 1989 سے تاحال کسی کو پلاٹ کا قبضہ نہیں دیا گیا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت پلاٹ مالکان کو کب تک قبضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) پلاٹس کے بیشتر مالکان نے تمام اقساط جمع کرائی ہیں۔ کچھ مالکان کے ذمے اقساط واجب الادا ہیں۔

(ج) پی ڈی اے نے ریگی للمہ سکیم میں مالکان کو پلاٹ کے قبضے دینا شروع کئے ہیں۔ اس سلسلے میں خیبر پختونخوا کے سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی) جناب بشیر احمد بلور صاحب اور وزیر اطلاعات و نشریات جناب میاں افتخار حسین صاحب نے بمورخہ 22-07-2010 کو ریگی ماڈل ٹاؤن کے زون 3 اور 4 کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس موقع پر زون 3 اور 4 کے پلاٹس مالکان کو قبضے کے کاغذات دیئے۔ ان زونز میں جو مالکان قبضے کیلئے

درخواست دیں گے، ان کو معمول کے مطابق قبضہ دیا جائے گا جبکہ باقی زونز یعنی 1، 2اور 5 میں کوکی خیل قبائیل کے ساتھ زمین کے قبضے پر بات چیت ہو رہی ہے اور جلد ہی مذکورہ زونز میں ترقیاتی کام دوبارہ شروع ہو جائے گااور ساتھ ہی ترقیاتی کام مکمل ہوتے ہی متعلقہ الاٹیز کو قبضہ دیا جائے گا۔

(د) ایضاً۔

اراکین کی رخصت

Mr. Deputy Speaker: Leave applications of honourable Members.

جناب حبیب الرحمان تنولی صاحب 11-02-2011، جناب عنایت اللہ خان جدون صاحب 11-02-2011 تا 15-02-2011، جناب حافظ اختر علی صاحب 11-02-2011، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 11-02-2011، راجہ فیصل زمان خان 11-02-2011، کشور کمار 11-02-2011، محمو تیمور 11-02-2011، Is it the desire of the House that the Leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اگر ایک منٹ اجازت ہو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب پلیز۔

رسمی کارروائی

اراکین اسمبلی کے متعلق تضحیک آمیز اخباری بیان

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر، تھینک یو سر۔ سر، میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ سر، ایک مخصوص اخبار چند دنوں سے اس اسمبلی جو کہ ہمارا ادارہ ہے اور جمہوریت میں ایک Pillar کی حیثیت رکھتا ہے، سر، اگر آپ دیکھیں، اس کی جو رپورٹنگ ہے اور اس میں ایک صحافی صاحب ہے جو کہ وقتاً فوقتاً اس قسم کے بیانات جاری کرتے ہیں، جس سے مقصد اس ادارے کی تضحیک ہے۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ ممبران اسمبلی چالیس دن چھٹی پہ رہے اور پچپن دن حاضر رہے۔ سر، یہ سکول تو نہیں ہے کہ صبح یہاں پر حاضری لگتی ہے اور جو آئے ہیں، انہوں نے ڈیڑھ کروڑ روپے لے لیے ہیں۔ سر، رولز اس سلسلے میں واضح

ہیں۔ آج جو Present ہیں، وہ ہی اس چیز کو Monday پر Claim کر سکتے ہیں اور یہاں پر تو سر، بعض اوقات کورم بھی مشکل سے پورا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سر، اگر آپ دیکھیں، کل کے اخبار میں انہوں نے ایک رپورٹ لکھی ہے، جس پر ابھی ایکٹ بھی اسمبلی کا بنا نہیں ہے، اس میں انہوں نے جو Language استعمال کی ہے، وہ Language اس قسم کی ہے کہ "ممبران اسمبلی کی کنواری بہنیں" سر، یہ کسی بھی طریقے سے ایک مہذب گفتگو نہیں ہے۔ سر، ایک شخص نے اپنی والدہ سے کہا کہ " میرے والد کی بیوی مجھے پانی دو" اور دوسرے نے کہا کہ "میری ماں مجھے پانی دو" اس نے ایک کو پانی دیا، دوسرے کو طمانچہ دیا اور سر، وہ اس وجہ سے دیا کہ دونوں کی بات ایک ہی تھی۔ اگر یہ غیر شادی شدہ کے الفاظ استعمال کرتے تو ہم بھی یہ کہتے کہ Unmarried sisters اور ان کیلئے انہوں نے لکھا ہے کہ وہ اگر Dependent نہ بھی ہوں تو بھی اگر ان کو کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو وہ اپنے میڈیکل الاؤنسز Claim کریں گے۔ سر، میں اس میں یہ توجہ چاہتا ہوں کہ ایک اخبار کا صحافی اس قسم کی تضحیک آمیز گفتگو کرے تو کیا ہم ممبران اسمبلی صرف اس وجہ سے خاموش رہیں گے کہ کل کو ہمارے میڈیا کے دوستوں کو یہ بات بری نہ لگے؟ میں تو سر، سمجھتا ہوں کہ یہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب! دوئ له لږ توجه ورکړئ، د اخبار باره کښے څه خبره کوی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ہمارے میڈیا کے دوست ہیں، ان کو بھی اس چیز کی Condemnation کرنی چاہیئے اور اس ہاؤس کو کھڑا ہونا چاہیئے کہ سر، یہ کیا طریقہ ہے؟ (تالیاں) کیا یہ ہمارے Terms dictate کریں گے، کیا یہ ہمارے خلاف اس قسم کی باتیں کریں گے اور اس سے خاموش ہوں گے کہ کل کو یہ نہ ہو کہ بات کا بتنگڑ بن جائے؟ اگر بات کا بتنگڑ بنتا ہے تو بالکل بن جائے لیکن سر، اگر یہ بندہ ہمارے سامنے آئے، میں تو سمجھتا ہوں کہ سر، کوئی بھی اگر ممبران اسمبلی کا کہتا ہے تو وہ کوئی ایک کی بہن نہیں ہے، وہ سب کی اپنی اپنی بہنیں ہیں اور اس طریقے سے اگر وہ کہیں گے اور ہمیں Malign کریں گے تو سر، میں توجہ چاہتا ہوں اس ہاؤس کی کہ یہ ہماری Breach of Privilege ہے، اس میں سر، 13 میں کہتا ہے: "Wilfully publishing any false or perverted report of any debates or proceedings of the Assembly or any Committee or

wilfully misrepresenting any speech made by a Member before the Assembly or any Committee" اس کیلئے Imprisonment of three months۔

اس طریقے سے جو آپ کا سیکشن 15 ہے، وہ کہتا ہے: "Publication of any defamatory or derogatory statement reflecting on the proceedings or the character of the Assembly"، اس کیلئے بھی سر، انہوں نے Three months کی سزا تجویز کی ہے۔ اس طریقے سے 17 میں کہا جاتا ہے کہ: "Making, publishing any maliciously false, scandalous, defamatory or derogatory statement concerning any Member in respect of his conduct as a Member or an officer of the Assembly"، اس کیلئے بھی اپنی سزا ہے اور اسی طریقے سے سر، 19 میں کہا جاتا ہے کہ: "Publication of any proceedings or report of a Committee before they are reported to the Assembly" اور اس کیلئے انہوں نے تین ماہ قید کی سزا یا پانچ ہزار روپے Fine تجویز کیا ہے۔ سر، میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں کھڑا ہونا چاہیئے اور اس قسم کے اقدام کی مذمت کرنی چاہیئے، یہ نہیں ہے کہ یہ گورنمنٹ پہ تبصرہ ہے یا ایکٹ کا وہ ہے؟ سر، یہ پورے ممبران اسمبلی کی تضحیک کر رہے ہیں اور Wilfully کر رہے ہیں اور اس انداز میں کر رہے ہیں کہ اس ادارے کو خراب کیا جائے۔ سر، وکی لیکس کی رپورٹیں ابھی آرہی ہیں، مجھے تو یہ لگتا ہے کہ روزنامہ 'مشرق' کی جو لیکس ہیں، وہ اس سے بھی خطرناک ہیں اور سر، وہ اس انداز میں کر رہے ہیں کہ وہ جان بوجھ کر ہمیں خراب کر رہے ہیں تو سر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف میرا نہیں بلکہ اس پوری اسمبلی کا استحقاق ہے اور اگر آپ Allow کریں تو سر، میں ان کے خلاف تحریک استحقاق لاتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں اور ہم ان کو بلائیں کہ آیا یہ اخبار کی پالیسی ہے؟ اگر اخبار کی پالیسی نہیں ہے تو اخبار اس کو Disown کرے اور آپ اس بندے کو Persona non grata ڈکلیئر کرتے ہوئے دوبارہ اس ہاؤس میں نہ آنے دیں کیونکہ سر، اگر اس قسم کے بندے آئیں گے اور ہمیں Malign کریں گے تو سر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ادارے کا، یہاں پر جو محنت ہو رہی ہے اور جو قانون سازی ہو رہی ہے، اس کا صرف بیڑا غرق ہو رہا ہے۔ کل کو ہم اپنے حلقوں میں جاتے ہیں تو پہلے اس قسم کی اپنی صفایاں دیں گے کہ نہیں ہم آپ کیلئے لگے ہوئے تھے، میں نے دو گھنٹے آپ کیلئے یہ تجویزیں وہاں دی تھیں، منسٹر صاحب نے یہ کہا تھا اور ایک بندہ بیٹھ کر اور وہ اپنے آپ کو

عقل کل سمجھتے ہوئے اس قسم کی رپورٹنگ کرے تو سر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ قابل مذمت ہے۔ میری گورنمنٹ سے بھی استدعا ہے اور آپ سے بھی درخواست ہے کہ اسی سیشن میں اگر Monday کو ہم ان کے خلاف تحریک استحقاق لے آئیں اور آپ اس کو ایڈمٹ کر لیں تاکہ ریفر ہو سکے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ حقیقت میں بہت بری خبر ہے، وہ خبر میں نے بھی دیکھی ہے اور یقین کریں جب میں نے وہ دیکھی تو مجھے بہت بہت افسوس ہوا کہ یہاں پر ہم اسمبلی میں آکر، جناب سپیکر! یہاں پر ٹھیک ہے، میں سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات ہو سکتا ہے لیکن ہم سیریس بزنس کرنے کیلئے یہاں پر آتے ہیں لیکن اس طرح کی Statement اخبار میں آتی ہے تو ہمارے حلقوں میں لوگ ہمارے متعلق کیا رائے قائم کریں گے؟ جناب سپیکر، وہ تو اخبار دیکھتے ہیں، ان کو تو پتہ نہیں ہے کہ اندر پروسیڈنگز میں یہ ممبران کیا کر رہے ہیں مگر یہاں پر اخبار میں اپنی طرف سے وہ لکھائی کر کے ہماری Character assassination کر رہے ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ پرسوں کی بھی ضرورت نہیں ہے، Monday کو بھی ضرورت نہیں ہے، آج ہی یہ پریویلج موشن ہے، اس کو Convert کر کے کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، صرف میں نہیں بلکہ سب ممبران جناب گنڈاپور صاحب کے بڑے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے آج اسمبلی میں یہ پوائنٹ چھیڑا ہے۔ سر، حقیقت یہ ہے کہ جتنے بھی صحافی برادران ہیں، وہ تو میرے خیال میں زیادہ سے زیادہ، یعنی کسی نے بھی ایسی کوئی جرنلزم کی ہی نہیں ہو گی، میرے خیال میں زیادہ سے زیادہ بی اے تک یا ایف اے تک انہوں نے پڑھا ہو گا اور یہاں بیٹھ کر اسمبلی کے کبھی کبھی، سر! میں نے پچھلے سال پڑھا تھا اور آپ لوگوں نے بھی دیکھا ہو گا، انہوں نے لکھا تھا کہ "ایم پی ایز صاحبان نے 80 لاکھ کی چائے ڈکار دی" اس قسم کی Statements اور اس قسم کے بیانات سے ان کو کیا فائدہ ہے؟

یہ صرف اسلئے کہ ممبران کی تضحیک ہو رہی ہے تو سر، میرے سارے اسمبلی والے ممبران اس کو سپورٹ کرتے ہیں کہ ان کے خلاف تحریک استحقاق لائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! آپ ابھی مطلب ہے پریولج موشن لے آئیں، پیش کر لیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: Okay Sir; thank you, Sir۔ بس میں ابھی اس کو ڈرافٹ کرتا ہوں اور لاتا ہوں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب! آپ کچھ کہہ رہے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! چونکہ 'کوئسچنز آور' کے بعد پریولج موشن کا نمبر ہوتا ہے اور یہی Right time ہے کیونکہ اس کے بعد پھر آپ کو رول 'سسپنڈ' کرنا پڑے گا، اگر انہوں نے لکھا ہے تو میرا یہ ہے کہ ابھی اس کو پیش کر کے وہ کر لیں کیونکہ پھر جب آپ ایڈجرنمنٹ موشن پہ آئیں گے تو پھر آپ کو رول 'سسپنڈ' کرنا پڑے گا تو اس سے اچھا ہے کہ ابھی یہ ٹائم ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: لودھی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں، فرمائیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، چونکہ ایک اچھے ماحول میں بات ہو رہی تھی اور سب نے یہ اخبار پڑھا، سب نے دیکھا لیکن ہمارے نوجوان ساتھی گنڈاپور صاحب کے جذبات تھے، انہوں نے بات کر دی، Mind ہر ایک نے کیا ہے، جس نے بھی پڑھا ہے، اس نے Mind کیا۔ جناب سپیکر، میں آپ کو ایک بڑی عجیب سی بات بتاؤں کہ 2002 میں جب میں Elect ہوا تو اس وقت تک مجھے پتہ نہیں تھا، نہ کسی دوست نے بات کی، مجھے پتہ نہیں تھا کہ الاؤنسز ملتے ہیں۔ جب پہلے سیشن میں مجھے دس ہزار روپے دے رہے تھے تو میں پوچھ رہا تھا کہ مجھے کس لئے دے رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ آپ کے الاؤنسز ہوتے ہیں، مجھے بالکل By God پتہ نہیں تھا کہ اسمبلی میں آئیں گے تو اسمبلی سے ہمیں کوئی الاؤنسز بھی ملیں گے یا ہمیں کوئی ٹی اے/ڈی اے ملے گا۔ ہمارا یہ خیال تھا کہ یہ بہت بڑا اعزاز ہے، یہ خدمت کی ڈیوٹی ہے، ہم لوگوں کی

خدمت کرنے کیلئے آئیں گے اور اللہ نے ہمیں اعزاز دیا ہے کہ کروڑوں اور اربوں روپے دینے سے بھی یہ سیٹیں نہیں ملتیں اور انہوں نے ہمیں یہ سیٹ دے دی تو اس پر ہم آئے، عزت کیلئے آئے اور لوگوں کی خدمت کیلئے آئے۔ ابھی تک میں نے اور بہت سارے دوست ایسے ہیں کہ ایک پائی بھی انہوں نے نہیں لی، میڈیکل کی نہیں لی، کسی چیز کی نہیں لی اور اسی طرح دوسرے لوگ بھی ہیں۔ ابھی میں ایک دفتر میں بیٹھا ہوا تھا تو جناب سپیکر، آج صبح کی ہی بات ہے، میں ایک دفتر میں بیٹھا ہوا تھا تو کسی نے پوچھا کہ آپ کا اجلاس کب Prorogue ہو گا؟ میں نے کہا کہ شاید Monday کو یا آج، تو اس نے کہا کہ کروڑوں خرچ کرکے آپ نے کیا کیا ہے؟ اس نے دوسرے کو، اس کو پتہ نہیں تھا کہ میں ایم پی اے ہوں، میں نے اس کو کہا کہ بھئی ہم تو جب ایبٹ آباد سے آتے ہیں تو ہمارا پانچ چھ ہزار کا صرف ڈیزل لگ جاتا ہے اور ہمیں ملتا کیا ہے؟ پیسے لینے کیلئے کوئی نہیں آتا، یہ ایک عزت کیلئے لوگ آتے ہیں کہ اس ہاؤس میں آنے میں ایک عزت ہے اور لوگوں کی ہم خدمت کر رہے ہیں اور اس میں یہ کوئی نہ سمجھے کہ بھئی ہم پیسے کمانے کیلئے آ رہے ہیں، اس میں قطعاً کسی کا وہ نہیں ہے۔ اتنا ٹائم اگر آدمی کسی اور کام یا کسی اور جگہ پہ لگائے، کوئی کاروبار کرے، جس نے پیسے کمانے ہیں، یہ تو ایک عزت ہے اور خدمت کا جذبہ ہے جی اور اس کو ہر ایک کو سمجھنا چاہیئے اور مجھے تو پتہ نہیں ہے لیکن آج چونکہ میڈیا اتنا آزاد ہو گیا ہے کہ ہر ایک چیز کو اس نے ہلا کے رکھ دیا ہے۔ 2002ء میں Elect ہونے تک مجھے پتہ نہیں تھا کہ ایم پی ایز کو یا ایم این ایز کو الاؤنسز ملتے ہیں، میں یہ سمجھتا تھا کہ لوگ اپنا خرچ کر کے جاتے ہیں اور یہ سب کچھ خدمت کیلئے اور یہ بڑی عزت کی سیٹ ہے جی اور آج بھی اس میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ عزت کی سیٹ ہے اور لوگوں کی خدمت کیلئے ہے نہ کہ پیسے کمانے کا اس میں کوئی عمل شامل ہے جی، تو یہ ہر ایک کو سمجھنا چاہیئے جی۔ شکریہ جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈہ پور: سر! اگر آپ اس کو اناؤنس کریں تو میں Present کرتا ہوں۔

جناب پرویز احمد خان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب پرویز خان۔

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر صاحب، خنگه چه عبدالاکبر خان کومه خبره اوکړه نو مونږ بالکل د دے په حق کښے یو۔ تقریباً دا ملک ټول د میډیا په وجه باندے، بعضے بعضے شیزونو باندے تباه و برباد دے او خاصکر زمونږ په دے

فلور چه دا کومه قانون سازی کیږی، دا غتے غتے خبرے دی، دا دومره وړے خبرے نه دی، مونږ دلته راغو د دے خپل وقار د پاره، د ملک د دغه د پاره خو دومره غلط طریقے سره دا پیش کول یو ډیر زیاتے دے زمونږ د دے هاؤس سره۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اسرار! تیار شو؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اجازت ہے، میں Present کروں؟

Mr. Deputy Speaker: Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his privilege motion in the House.

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب! یو منټ عرض کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینئر وزیر (بلدیات): دا پریس والا ټول لاړل بهر ته نو زما دا خیال دے، زما دا ریکویسټ دے هاؤس ته که تاسو په دے Agree کیږئ چه ورسره خبره اوشی، دوئ د سبا معذرت اوکړی نو ټهیک ده، مونږ به استحقاق نه راولو او که معذرت نه کوی نو بیا به استحقاق راولو چه دوئ واپس راشی، که ستاسو صلاح وی نو، ولے چه دا پریس۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! اس میں گزارش یہ ہے کہ ہم نے تو میڈیا کے متعلق کوئی بات نہیں کی ہے، ہم نے صرف یہ کہا ہے کہ ہم ممبران اسمبلی اس وجہ سے خاموش ہیں کہ کل کو ہمارے میڈیا کے یہ بھائی برا نہ مانیں، اگر یہ اپنے بندے کو Disown نہیں کریں گے، جس کے خلاف ہمارے پاس قانون موجود ہے اور وہ باقاعدہ ٹریلر چلا رہا ہے تو کیا ہمارے پاس یہ بھی حق نہیں ہے؟ میری تو سر، یہ گزارش ہو گی کہ اس کو ہم کمیٹی کو پیش کر دیں اور پھر وہ ہمارے بھائی ہیں، بالکل ہم ان کو لے آئیں گے، ہمارا تو میڈیا سے کوئی جھگڑا نہیں ہے بلکہ اس شخص سے ہے یا اس اخبار سے ہے کیونکہ سر، اگر آپ کالم چھاپتے ہیں تو کالم ایک شخص کی ذاتی رائے ہے لیکن اگر آپ خبر دیتے ہیں اور وہ آپ کا ایڈیٹر من و عن شائع کر دیتا ہے تو یہ جو ایڈیٹر ہے، اس نے اس کو سنسر کیوں نہیں کیا؟ اس کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پھر یہ اخبار کی پالیسی ہے کہ وہ ہمیں Malign کر رہا ہے تو اسی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ یہ اگر کسی شخص کی ذاتی رائے ہے تو ہمیں اس

میں Differentiate کرنا چاہیئے اور Differentiate اس وقت ہو سکے گا جب ہم اس کو کمیٹی میں ریفر کریں گے اور اس کو Thrash out کریں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میری آپ سب بھائیوں سے درخواست ہے کہ میڈیا ایک Important factor ہے ڈیموکریسی کا اور ہماری اسمبلی میں اگر ہم سب کچھ بھی کر لیں، اگر میڈیا کل اس کو کوریج نہ دے تو اس کی کوئی Value نہیں ہوتی اسلئے۔۔۔۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: یہ نہ دیں، نہ دیں جناب سپیکر، ہزار دفعہ نہ دیں لیکن وہ ہمارا Character assassination تو نہ کریں۔ ہم تو میڈیا کے Against نہیں ہیں، ہم تو اخباروں کے Against نہیں ہیں، ہم تو ان کی Independence کے Against نہیں ہیں بلکہ ہم اس شخص کے Against ہیں جو یہ چاہتا ہے، Deliberately کوشش کر رہا ہے کہ وہ ہمارا Character assassination کرے۔ ہم تو سارے میڈیا کی بات نہیں کرتے، اگر وہ ایک شخص جو اس طرح کی حرکتیں کر رہا ہے، اس پر وہ واک آؤٹ کرتے ہیں تو کیا ہم سارے ممبران، پھر اگر اس طرح بات ہے تو کیا ہم واک آؤٹ نہیں کر سکتے؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! دیکھیں بشیر خان کہہ رہے ہیں کہ میڈیا ہماری رپورٹنگ نہیں کرے گا تو میں ان کو کہتا ہوں کہ یہ میڈیا چلے گا کیسے؟ یہ میڈیا تو آپ لوگوں کی وجہ سے چل رہا ہے، اخبار چل رہے ہیں۔ اگر آپ اپنے آپ کو اتنا Weak اور کمزور سمجھتے ہیں کہ جب ہم اخباروں میں نہیں آئیں گے، ہم کمزور ہونگے ان کی یونین کی وجہ سے سر، اگر ان کی یہ یونین ہے اور ہم اتنے سارے بیٹھے ہیں، اگر ہم اور کچھ نہیں کر سکتے تو میرے خیال میں ان کی جو تحریک استحقاق ہے، اس کو سپورٹ کرنا چاہیئے اور اس کو پیش ہونا چاہیئے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں یہ کہتا ہوں کہ میں نہیں کہتا کہ وہ ہماری رپورٹنگ کریں گے یا نہیں کریں گے، اس سے فرق نہیں پڑتا، اللہ کا شکر ہے ہم لوگوں میں ہر ایک ووٹ لے کر آیا ہے اور اپنے علاقے میں ان کے لوگوں کو پتہ ہے کہ آپ کی کیا حیثیت ہے؟ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میرے کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ یہ میڈیا Independent media ہے اور میڈیا کے ساتھ اختلاف ڈالنا جو ہے، میرے اپنے ذہن میں

ہو سکتا ہے غلط ہو، میں آپ کے ساتھ ہوں، آپ کی بات کا میں انکار نہیں کرتا مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ میڈیا چونکہ ڈیموکریسی کا ایک ستون ہے اور اگر اس کے ساتھ ہم اس اسمبلی میں بیٹھ کر ایسی قرارداد پاس کر لیں گے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں میں بات کر لیتا ہوں، آپ جو کچھ کہتے ہیں، ہم اسی طرح کریں گے مگر میں یہ کہتا ہوں کہ آپ دوبارہ اگر اس کو Reconsider کر لیں، بیٹھ کر ان سے بات کی جائے کہ بھئی آپ نے یہ کام غلط کیا ہے اور آپ اس کو مہربانی کر کے Contradict کریں جیسا کہ ہمارے خلاف ایک بات آتی ہے، Individual کے خلاف اور پھر ان کو کہا جاتا ہے کہ آپ تردید کر لیں تو Automatically وہ بات ختم ہو جاتی ہے تو اگر بات اس طریقے سے ختم ہو سکتی ہے کہ ہم اور آپ جا کر، ایک گورنمنٹ کا اور دو بندے آپ کے جا کر ان سے بات کریں کہ بھئی اگر آپ اس کو Contradict کرتے ہیں تو ٹھیک ہے، اگر نہیں کرتے ہیں تو پھر ہم وہ پیش کرتے ہیں۔ میرے خیال میں زیادہ بہتر یہ ہو گا کہ میڈیا کے ساتھ ہماری صوبائی اسمبلی کی کوئی Controversy یا کوئی اختلافات پیدا نہیں ہوں گے، میری یہ ریکویسٹ ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میری اس میں گزارش گورنمنٹ سے یہ ہے کہ سر، ایک چیز پہ ایسا سمجھ لیں کہ میں Affectee ہوں بطور ممبر اسمبلی اور یہاں پہ میں ہاؤس میں ایک چیز لاتا ہوں اور ہمارے یہ بھائی یہاں پر بیٹھے ہیں، وہ میری پوری بات نہیں سنتے یا پوری Statement نہیں گزرتی اور وہ واک آؤٹ کر جاتے ہیں تو میں تو سر سمجھتا ہوں کہ میں تو خود متاثر ہوں، اگر گورنمنٹ یہ سمجھتی ہے تو آپ کے پاس اور بھی آئٹمز ہیں، گورنمنٹ ان کو منا لائے، ان کو Explain کر لے کہ ہمارا مقصد میڈیا کے Against نہیں ہے لیکن اگر ایک فرد واحد یا ایک ایڈیٹر جو بھی اس میں Involve ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سر، اگر یہ اسمبلی ہے اور یہ جمہوریت کا ایک Pillar ہے تو بالکل وہ جواب دہ ہو اور اگر سر، یہ قانون پھر نہیں ہے تو پھر ہم آئین اور قانون کی بات ہی نہ کریں کیونکہ کل کو سر، اگر ایک بندہ ہمارے خلاف اس قسم کی باتیں کرے گا تو سر، یہ تو تقریباً گالیاں ہیں "ممبران اسمبلی کی کنواری بہنیں" یہ غیر شادی شدہ بھی کہہ سکتے تھے اور یہ Dependent جو فرد ہوتا ہے سر، آپ کی سوسائٹی میں اگر ایک بہن آپ کے گھر میں بیٹھی ہو تو کیا آپ کی

بطور ممبر ذمہ داری نہیں ہے، وہ آپ پہ Dependent ہے اور کیا Dependent میں صرف آپ کے وہ آئیں گے جو آپ کے اہلخانہ ہونگے اور اس کو ہم کہاں باہر لے کر جائیں گے؟ تو سر، بات یہ ہے کہ اس قسم کی بیان بازی اور وہ صاحب جو ہیں، دن بدن شہ پکڑتے جارہے ہیں۔ کل کو اسمبلی کے ممبران جو ہیں چالیس دن چھٹیاں کرتے ہیں اور یہ پیسے لیتے ہیں، آج بھی آپ کا کورم مشکل سے پورا ہو رہا ہے تو سر، ممبران اسمبلی کیا سارے یہ Honorarium لیں گے؟ Honorarium تو صرف وہ لوگ لیں گے جو آج Present ہونگے، وہی Monday کو لیں گے۔ میری سر، یہ گزارش ہے کہ مہربانی کریں، اس سے ہمیں شرمانا نہیں چاہیئے، ہم State of denial سے باہر نکلیں، اگر کوئی بندہ اس میں Involve ہے، بالکل سر، وہ کمیٹی کو جائے، وہاں پہ Examine ہو، اگر وہ واقعی اس میں ملوث نہیں ہے تو بالکل ہمارا اس کے خلاف کوئی Personal vendetta نہیں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: We will take other privilege motion.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میرا خیال یہ ہے کہ اسرار خان نے جو بات کی ہے تو حقیقت میں تھوڑا میرا بھی کافی عرصے سے پریس والوں سے یہ گلہ تھا لیکن اگر میری اس بات پہ یہ ناراض ہوئے ہوں، میٹرک، ایف اے اور بی اے، اگر ان لوگوں میں میٹرک اور ایف اے بی اے نہیں ہیں تو پھر تو جرنلزم کم از کم یہ اپنا سبجیکٹ ہے تو اس سلسلے میں اگر اس پہ کوئی ناراضگی ہوئی ہے تو اس کی میں معذرت کرتا ہوں سر۔

(تالیاں)

تحاریک استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Now we will take Item No. 5. 'Privilege Motions': Mr. Israrullah Khan Gandapur MPA, to please move his privilege motion in the House.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ روزنامہ 'مشرق' کے صحافی ابراہیم خان کے حالیہ بیانات سے نہ صرف اس ادارے کی تضحیک ہوئی ہے بلکہ اب ممبران اسمبلی کو وہ اپنا ہدف بنا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس

کا یہ Conduct ہمارے تحریک استحقاق کے جو سیکشنز ہیں، ان کی Violation ہے، لہذا اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نور څوک پرے خبرے نه کوئ؟

جناب عبدالاکبر خان: بس سر، آپ اسے ہاؤس کے سامنے Put کریں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the Committee concerned.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Next, Mr. Parvez Ahmad Khan honourable MPA, to please move his privilege motion No. 133 in the House. Mr. Parvez Ahmad Khan, please.

جناب پرویز احمد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ ایوان کی کارروائی روک کر مجھے ایک اہم مسئلہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ میرے حلقہ پی ایف 16 نوشہرہ میں چمن زیب ولد گل حارث خان ساکن میرہ، مصری بانڈہ ایک غریب شخص ہے اور مزدور کار ہے، اس کو دو دن پہلے چوکی مرہٹی بانڈہ کا انچارج میر حسن خان اے ایس آئی گھر سے اٹھا کر لے گیا اور دو دن بلاوجہ حبس بیجا میں رکھا، پھر دوبارہ اس کو کل صبح پکڑ کر لے گیا۔ میں نے میر حسن کو فون کیا اور مذکورہ شخص کے بارے میں پوچھا کہ آپ نے اس کو کیوں حبس بیجا میں رکھا ہے؟ تو اس نے مجھ کو فون پر گالی گلوچ اور بدتمیزی کی، پھر میں نے ایس پی نوشہرہ کو فون کیا اور جو الفاظ اس نے کہے تھے، وہ ایس پی صاحب کو دہرائے، اس کے بعد میر حسن نے مجھے دوبارہ فون کیا کہ تم نے ایس پی نوشہرہ کو کیوں فون کیا ہے اور کہا کہ آپ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور میں آپ کو دیکھ لوں گا، جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میر حسن کے خلاف کارروائی کی جائے تاکہ آئندہ کوئی بھی اسمبلی کے ممبر کا استحقاق مجروح کرنے کی جرات نہ کر سکے۔

جناب والا، د دے نه علاوه زه حلفيه دا وايم چه ما ايس پی ته ټيليفون هم اوکړو خو ګيله مے د هغه نه هم ده چه هغه په څلور ورځو کښے د دومره زياتی او

د بدتمیزئ او د کنځلو هیڅ ازاله اونکړے شوه۔ جناب والا، که داسے وی نو زما به د آئنده د پاره د دے خپل هاؤس نه احتجاجاً دغه وی، که ده ته تاسو دلته سزا ور نکړه د دے هاؤس په وساطت باندے نو زه به بیا د لته دے هاؤس کښے حاضر نه یم، زما به احتجاجاً د دے نه واک آؤټ وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب! د دے تاسو څه وایئ، د دوئ چه په دے پریویلج موشن کښے کوم Contents دی؟ دوئ وائی چه گالی گلوچ او بد تمیزی کی، لہذا۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زه په دے نه پوهیږم چه یو داسے ذمه وار سړے چه دوئ ئے یادوی چه هغه ایس ایچ او هم دے او بیا ورسره ایس پی هغه شان ژبه استعمال کړے ده، زه خو۔۔۔۔۔

جناب پرویز احمد خان: سپیکر صاحب! ما ایس پی نه دے یاد کړے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایس پی نه یادوی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بنه ایس پی نه یادوی، دا هغه اے ایس آئی یادوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا میر حسن یادوی، هغه اے ایس آئی دے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نو زه وایمه چه دا اے ایس آئی کړی دی نو بیا دوئ ایس پی ته خبره کړے وه، ایس پی بیا څه ایکشن اغستے دے که نه، څه ایکشن ئے اغستے دے که نه دے اغستے؟ بالکل جی چه چا زیاتے کړے وی، داسے گالی گلوچ یو ایم پی اے ته کوی نو هغه خامخا پکار ده چه د دوئ دا پریویلج موشن کمیټئ ته لاړ شی چه هلته تپوس اوشی چه ولے ده کنځلے کړی دی؟ بالکل مونږ د دوئ سره Agree یو۔

سید قلب حسن: سر! زه په دے باره کښے خبره کوم۔

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر! زه یو گزارش کوم چه تاسو د دے ایکشن لاندے مهربانی اوکړئ، زما د عزت، زه بالکل دے سټیج ته راغلے یم، که زما دلته تاسو د عزت خیال اونه ساتلو نو کیدے شی چه زما نه څه نور څه زیاتے اوشی، دا کمیټی به فیصله، که تاسو فوری طور د ده د سسپنشن آرډر اوکړو او د دے د۔۔۔۔۔

(شور)

جناب پرویز احمد خان: دا جی ما پرون د دے وجه نه۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): نه اوس تاسو پریولیج موشن پیش کړے دے ، مونږ دا پریویلج کمیټئ ته ریفر کوؤ ، هلته به هغه راشی او ورسره به خبره اوکړو۔

جناب پرویز احمد خان: بشیر خان! زه تاسو ته یو عرض کوم۔ پرون ما وزیر اعلیٰ صاحب ته باقاعده لیکل هم ورکړی دی، پکار دا ده چه د هغے متعلق ایس پی ته هغوی ټیلیفون کړے وے ، تاسو سره زه دلته ولاړ ووم، هغوی الټا په هغے باندے اولیکل چه دا ، نو دا زما د عزت مسئله ده، زما د کلی چوکئ ده، زه به هله کور ته او کلی ته ځم چه زه د دے خپلے کنځلو خو بدله اخلم چه هغه یو اے ایس آئی ما سره داسے بد تمیزئ سره پیش راغلے دے۔

سینئر وزیر (بلدیات): زما ممبر صاحب ته دا ریکویسټ دے ، پکار دا وو چه ما ته به دوئ دا خبره کړے وه چه یره داسے شوی دی نو ما به د ایس پی سره خبره کړے وه، اوس خو دوئ فلور آف دی هاؤس پریویلج موشن راوستو، زه وایمه د ګورنمنټ د طرف نه چه دا پریویلج موشن د کمیټئ ته لاړ شی هلته به بیا خبره ختمه شی۔ اوس که دوئ ما ته وائی چه اوس څه خبره اوکړه، اوس خو زه په دے څه خبره نشم کولے ، پکار دا وه چه دا ئے نه وے راوستے او ما سره به ئے خبره کړے وه نو ما به ورسره څه خبره کړے وه او ایس پی د دوئ تسلی نه وے کړے نو بیا به یو خبره وه، اوس خو دوئ پریویلج موشن راوستو، اوس د دے نه پس خو مونږ هیڅ هم نشو کولے قانونی طور باندے او دا خو به کمیټی فیصله کوی او دا پریویلج موشن د لاړ شی کمیټئ ته او کمیټی به فیصله اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پرویز خان!۔۔۔۔

سید قلب حسن: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: سپیکر صاحب، دا کوم پریویلج موشن دے ، دا د کمیټئ ته راشی خو دوه ورځو کښے د سر، د دے جواب طلبی اوشی، مقصد دا دے چه یو اے ایس

آئی د ایم پی اے بے عزتی کوی نو زما خو دا خیال دے چه دے ایم پی اے ته دا حق هم نشته چه هغه دے اسمبلئ کښے کښینی، په دے چه دا سمبلئ د یو ممبر بے عزتی کیږی نو دا خو ډیره د شرم خبره دے، پکار دا ده چه دوه ورځو کښے هغوی دلته تاسو اسمبلئ ته راا وغواړئ، د هغوی نه جواب واخلئ او هغه ته د سزا ملاؤ شی۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، څنګه چه ممبر صاحب خبره اوکړه، د هرے یوے خبرے لاره ده، آئین او ستاسو رول شته دے، دوئ وائی چه زما سره هغوی زیاتے کړے دے، پکار دا وو چه دے د حکومتی پارټئ سړے دے، حکومت ته به ئے دا وئیلی وو، اوس وزیر اعلیٰ صاحب ته چه شپیته زره کسان ناست وی په هغے باندے لیکی نه نو هغه به څه اوکړی؟ ما ته به ئے وئیلی وو، ما به د ایس پی سره خبره کړے وه، که د دوئ تسلی شوے وه خو ټهیک وه او که نه ئے وه نو بیا به ده پریویلج راوړے وو، زه خو هیڅ هم نشم کولے، ولے چه Already دا پریویلج موشن دے چه هغه به هم راځی، هغه به خپله خبره کوی، دے به خپله خبره کوی چه هغه ګناه ګار وی، تاسو به هغه جیل ته اولیږئ، ستاسو سره اختیار شته، تاسو هغوی کمیټئ کښے راا وغواړئ، At present, I am sorry, I tell you حکومت هیڅ هم نشی کولے دے حالاتو کښے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پرویز خان! پرویز خان، Listen to me please, please listen to me please.، د هاؤس نه زه تپوس کوم، هاؤس به کمیټئ ته ریفر کړی، بیا به کمیټی خپل ایکشن اخلی، We will do it according to law، مونږ به د قانون مطابق کوؤ چه کوم پاور ما سره د دے دی، هغسے پاور به Exercise کوؤ According to law، اوس مطلب دے چه کوم تاسو غواړئ، Immediately action، هغه Immediately action مطلب دا دے چه مونږ نشو اغستے، We will do according to law please، خیر دے هیڅ څه خبره نشته، ګوره ستاسو جذبات مجروح شوی دی، اسمبلی ټوله تاسو سره ولاړه ده، ټول ممبران تاسو سره ولاړ دی، ان شاء الله دا خلق به ورنه تپوس کوی، کمیټی به ورنه ستاسو تپوس کوی According to law، هغه له به Punishment ورکوی، هغه به ډیر زر مطلب دے په Monday باندے به د هغه کمیټئ میټنګ زه راا وغواړمه او ان شاء

الله ستا سو پوره، مطلب دا چه هغه نه بلکه په دیکښے به Further دا ایس پی مونږ رااوغواړو، په دیکښے به مونږ ایس پی هم رااوغواړو چه کوم مطلب دے هلته ډی پی او دے، He will be also called to explain his position that why did he not take action on your complaint, why he failed to take action on your complaint? I will ask him this question, don't worry, the Assembly is with you. اگر آپ کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، اسمبلی آپ کے ساتھ ہے لیکن According to law ہم کریں گے، ٹھیک ہے؟

<u>جناب پرویز احمد خان</u>: بنه جی۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that the privelege motion No. 133 moved by the honourable Member may referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. This privilege motion No. 133 is referred to the Committee concerned.

دیکښے دا میټنگ رااوغوائ په Monday باندے، دیکښے ایس پی او ټول رااوغواړئ۔

تحاریک التواء

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Now coming to Item No. 6: Mr. Abdul Akbar Khan, the honourable MPA, to please move his adjournment motion No. 249 in the House, latest one, adjournment motion, please.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: تھینک یو جی۔ جناب سپیکر، کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ اے ڈی پی کے غیر قانونی طور پر منجمد کرنے سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ اے ڈی پی کو اس اسمبلی نے پاس کیا ہے اور حکومت کی یقین دہانی کے باجود اس اے ڈی پی پر عملدر آمد نہیں ہو رہا ہے اور اے ڈی پی سے باہر سکیموں پر رقم خرچ ہو رہی ہے جو کہ اس صوبے کے عوام سے زیادتی ہے اور عوام میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے، کارروائی روک کر اس پر بحث کر کے اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر، میں تھوڑی سی بات اس پر کرتا ہوں۔ میرے خیال میں یہ Unprecedented ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ صوبے کی ہسٹری میں پہلی دفعہ یہ ہوا ہوگا کہ جو اے ڈی پی اس ہاؤس نے پاس کیا ہے، اس کو سسپنڈ کیا گیا یا اس کو فریز کیا گیا۔ جناب سپیکر، میں مانتا ہوں کہ جو فلڈ اس سال اس صوبے میں آیا تھا، وہ فلڈ بھی Unprecedented تھا لیکن اس سے پہلے بھی بہت سے ایسے واقعات ہوئے ہیں لیکن کبھی بھی اے ڈی پی کو سسپنڈ یا فریز نہیں کیا گیا۔ جناب سپیکر، یہ فلڈ جتنا صوبہ سرحد میں آیا ہے تو پنجاب میں بھی آیا ہے، سندھ میں بھی آیا ہے، بلوچستان میں بھی آیا ہے لیکن کسی بھی صوبے نے اپنے اے ڈی پی کو سسپنڈ یا فریز نہیں کیا ہے سوائے ہمارے صوبے کے۔ ٹھیک ہے جناب سپیکر، اب ایک طرف ہم یہ بات کرتے ہیں کہ جو وسائل ہیں، وہ آبادی کی بنیاد پر تقسیم ہونے چاہئیں۔ ہمارا صوبہ اور اس اسمبلی نے مرکز سے بار بار یہ مطالبے کئے ہیں کہ جو وسائل ہیں، وہ آبادی کی بنیاد پر ہمیں دیئے جائیں، اسی طرح جناب سپیکر، وہ اضلاع جن میں فلڈ نہیں آیا ہے جناب سپیکر، ان اضلاع کے عوام کا کیا اس صوبے کے ایک سال کے اے ڈی پی پر کوئی حق نہیں ہے؟ کیا وہ اضلاع یا وہ علاقے جہاں پر فلڈ نہیں آیا، وہ اس ایک سال میں ترقی سے محروم رہیں گے؟ جناب سپیکر، وہ حلقے یا وہ اضلاع جہاں پر فلڈ نہیں آیا تو آبادی کے لحاظ ان کا یہ حق نہیں ہے کہ ان پر اس صوبے کے وسائل خرچ کئے جائیں؟ لیکن جناب سپیکر، اس کے باوجود بھی کہ یہ کیبنٹ کا Decision تھا اور جناب سپیکر، ذاتی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک غیر آئینی Decision تھا، اسلئے جناب سپیکر، کہ جب یہ اسمبلی ایک اے ڈی پی کو پاس کرتی ہے تو پھر صرف اسی اسمبلی کے پاس یہ پاور ہے کہ وہ اس اے ڈی پی میں چینج لائے، اس اے ڈی پی کو فریز کرے یا اس اے ڈی پی کو سسپنڈ کرے، یہ پاور صرف اس اسمبلی کے پاس تھی لیکن اس وقت فلڈ کے جو حالات تھے، اس کو دیکھتے ہوئے اسمبلی کے سارے ممبران نے یہ قربانی دی کہ اس کو سسپنڈ کیا جائے لیکن جناب سپیکر، کیا ہوا؟ ہم نے تو پھر اس اسمبلی میں یہ پوائنٹ اٹھایا کہ ٹھیک ہے، آپ نے تو اے ڈی پی کو سسپنڈ کیا ہے لیکن جو ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ میں وہ Capacity نہیں ہے کہ آپ یہ 17 ارب روپے جو اس اے ڈی پی کا حصہ ہیں، اس کو آپ Flood affected areas میں خرچ کر سکیں گے؟ ہم نے تین چار دفعہ یہ بات کی کہ وہ ڈیپارٹمنٹس جب ایک سال کی سکیمیں بناتے ہیں اور پھر ان پیسوں کو خرچ کرتے ہیں تو اکثر جون میں ان کے پاس وہ پیسے سرپلس رہ جاتے

ہیں، وہ خرچ نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر، ابھی بھی آپ اخباروں میں دیکھیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ٹوٹل اے ڈی پی کا اس وقت 11% خرچہ ہوا ہے، اب تقریباً سات آٹھ مہینے گزرنے کو ہیں، اگر ان سات آٹھ مہینوں میں 11% اے ڈی پی خرچ ہوا ہے تو باقی جو 90% اے ڈی پی ہے، اس کا کیا ہوگا؟ لیکن جناب سپیکر، ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس اے ڈی پی سے باہر جو سکیمیں لائی جا رہی ہیں، اس اے ڈی پی سے باہر پیسے خرچ ہو رہے ہیں، اگر وہ Flood affected areas پر ہوتے تو ٹھیک ہے جی، ہم نے قربانی دینی ہے، ہم نے اپنے عوام کو اس بات پر قائل کرنا ہے کہ ٹھیک ہے صوبے میں فلڈ آیا ہے، اسلئے آپ کو قربانی دینا ہوگی لیکن اگر وہ پیسے Flood affected یا Flood damaged areas کے علاوہ ایسے علاقوں پر خرچ ہوں جو اے ڈی پی کا حصہ بھی نہیں ہیں، وہ سکیمیں جو اس اے ڈی پی میں منظور بھی نہیں ہوئی ہیں تو ہم نہیں سمجھتے کہ اس کو ہم کیا شکل دیں اور پھر جناب سپیکر، جب سپلیمنٹری بجٹ آئے گا تو فلڈ کا تو ہم پاس کر سکیں گے، ہم نے مان لیا کہ جو Flood affected ہیں، اس میں اگر زیادہ پیسے خرچ ہوئے ہیں لیکن خرچ تو ہوئے ہیں اور پاس کریں گے لیکن وہ پیسے جو نہ تو Flood affected areas ہیں اور نہ اے ڈی پی کی سکیموں کیلئے ہیں، وہ پیسے پھر ہم سے دوبارہ پاس کروائے جائیں گے۔ یہاں پر تو پی اینڈ ڈی منسٹر نے ہمارے ساتھ یہ Commitment کی تھی کہ جی ہم نے آرڈر کیا ہے کہ پی سی ونز بنائے جائیں، ہم نے آرڈر کیا ہے کہ اے ڈی پی کی سکیموں کے پی سی ونز بنائے جائیں تو ہم نے ان کو بار بار یہ کہا ہے کہ مارچ اپریل تک اگر آپ Percentage کے حساب سے ان Flood affected areas پر اے ڈی پی سے جو خرچ کر سکتے ہیں، وہ خرچ کر لیں لیکن جب آپ کے پاس پیسے بچتے ہیں تو آپ کا اپنا جو نیا اے ڈی پی ہے اس سال کا، اس کو تو آپ بالکل Ignore نہ کریں، اس پر آپ کاغذی کارروائی تو شروع کریں، پی سی ونز بنانا شروع کریں لیکن انہوں نے یہاں پر ہمارے ساتھ یہ Commitment کی کہ ہم نے پی سی ونز بنانے کا حکم دیا ہے لیکن جناب سپیکر، اس کے بھی تقریباً تین مہینے ہو گئے۔ اب مجھے کوئی بھی ممبر بتادے کہ بلاک ایلوکیشن میں جو سکیمیں ہیں، جس پر ہر ایک ایم پی اے کے حلقے کا حق ہے، کیا ایم پی اے سے ان سکیموں کے متعلق پوچھا گیا ہے، کیا کسی سکول کے متعلق، کسی روڈ کے متعلق، کسی ہائی سکول کے متعلق، جو اے ڈی پی میں بلاک ایلوکیشن پہ رکھے گئے ہیں، اس میں کسی ایم پی اے سے پوچھا گیا ہے کہ آپ ہمیں سکیم دے دیں اور جب ہم

سے پوچھا تک نہیں گیا ہے تو پی سی ونز کیسے بنائیں گے، جب ہم سے پوچھا نہیں کیا گیا ہے تو کس چیز کا پی سی ون بنائیں گے؟ جناب سپیکر، ایک طرف تو حکومت کے پی اینڈ ڈی منسٹر صاحب یہاں پر فلور آف دی ہاؤس Commitment کرتے ہیں اور ہم ان کی بات پہ یقین کر کے کہ یہ سینیئر منسٹر صاحب ہیں، ہم نے ان کی بات پر یقین کیا اور ہم خاموش ہو گئے لیکن ابھی جناب سپیکر، میرے پاس یہ اخبار ہے، اس میں ایسی سکیمیں ہیں جو اس اے ڈی پی کا حصہ نہیں ہیں، ان کیلئے جناب سپیکر، ٹینڈر ہو رہے ہیں تو میری درخواست ہوگی کہ یا تو اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے یا اس کو ایڈمٹ کیا جائے، بعد میں پھر اس پر بحث ہوگی اور جب آنریبل منسٹر اس کا جواب دینگے جناب سپیکر صاحب، حکومت جواب دے گی تو پھر اس پر میں مزید بات کرونگا۔ تھینک یو جی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب، یہ ٹھیک ہے کہ فلڈ آیا ہے اور چھ ڈسٹرکٹس زیادہ متاثر ہوئے ہیں لیکن اے ڈی پی فریز ہونے سے گورنمنٹ پر صوبے کے عوام کی بداعتمادی بھی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ چونکہ یہ گورنمنٹ کے ڈسٹرکٹس تھے، یہاں سے زیادہ وہی لوگ Elect ہوئے ہیں تو یہ ایک بہانہ بنا کر سارا اے ڈی پی وہاں خرچ کرنے کا ایک جواز انہوں نے بنایا ہے۔ چونکہ 2005 کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ زلزلہ آیا، لاکھوں لوگ اس میں شہید ہوئے، لاکھوں لوگ اس میں اپاہج ہوئے اور ایک بہت بڑا سانحہ ہوا جو کہ میرے خیال میں دنیا میں یا ہمارے ملک میں تو بہت ہی بڑا تھا، اس میں کبھی نہ کوئی اے ڈی پی فریز ہوا، نہ کسی کا کام روکا گیا۔ اب اس میں بھی باہر سے امداد آئی ہے، لوگوں نے بھی ہمیں دی ہے، قرضے بھی دیئے ہیں اور اس کے بعد ایڈ بھی دی ہے، ٹھیک ہے کہ ان کو اگر جہاں ضرورت تھی تو اس وقت تو ٹھیک تھا کہ وہ ایسا وقت تھا، ایمرجنسی تھی تو اس وقت ٹھیک تھا کہ اس کو فریز کر کے کچھ کام کئے گئے لیکن اس کے بعد اس اے ڈی پی کو بحال کرنا ضروری تھا۔ چونکہ یہ چھوٹے چھوٹے کام جو حلقے میں ہمیں ملے ہوئے ہیں، لوگوں کی بڑی خواہش ہوتی ہے کہ میرا اسکول بن جائے گا، مجھے پرائمری سکول مل جائے گا، میرا ایک کلومیٹر روڈ ہو

جائے گا، مجھے پانی مل جائے گا، مجھے یہ یہ Facility مل جائے گی تو یہ سر، بداعتمادی گورنمنٹ کے متعلق زیادہ پیدا ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا!

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، محترم عبدالاکبر خان چه دا کومه خبره په گوته کړے ده، دا ډیره اهمه ده او اسمبلئ ته په دے باندے خاص غور پکار دے او په دے باره کښے یو فیصله پکار ده۔ جناب والا، اول خو دا اے ډی پی بالکل غیر قانونی معطل شوے ده، دا به اسمبلئ ته راتله، اسمبلئ ته دا اختیار حاصل وو او اوس چه دا څه سکیمونه کیږی، صرف مخصوص یو څو حلقو ته کیږی لګیا دی، په اے ډی پی باندے باقاعده لګیا دی پیسے ئے خرچ کړے دی، برائے نام فریز ده او په دے باره کښے زه باقاعده هائی کورټ ته لاړیم چه په ډائریکټیوز باندے دا ټول بجټ چلیږی۔ جناب والا، دا یو عجیبه غوندے خبره ده چه سپیشل ډائریکټیوز ایشو شو یو ایم پی اے ته، دا پته خو دے ممبرانو ته اولګی کنه چه زمونږ په حلقه کښے څومره سکیمونه اوشول او د مخصوصو حلقو، Comparative statement هغه بله ورځ۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Munawar Sultana please, I will kick you out from the House if you repeated your practice?

ملک قاسم خان خٹک: مونږ خو جی مخکښے دا ریکویسټ کړے وو چه د خپلو ممبرانو ته اوښائیلے شی چه د دے اے ډی Comparative statement پی نه او د دے فنډونو نه څومره خلقو ته څومره سکیمونه ایشو شوی دی او جناب والا، په دے د باقاعده بحث اوشی او د بحث د پاره د منظوره شی او د دے د پاره د کمیټی جوړه شی او د دے حتمی فیصله اوشی چه اخر زمونږ د حلقے عوامو څه ګناه کړے ده؟ ټول عوام په دے انتظار دی چه زمونږ سکیمونه به تر کومه پورے کیږی؟ شکریه۔

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار شمعون خان پلیز۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ جناب سپیکر، یہ بالکل بہت ضروری بات ہے جس کی نشاندہی عبدالاکبر خان صاحب نے کی ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے جی تو اس پورے اے ڈی پی کو روکنے سے یہ کسی ایک علاقے کو بہتر نہیں کر سکتے بلکہ اس طرح سے ہم ان پراجیکٹس سے پورے صوبے کو محروم رکھ رہے ہیں تو میری یہ حکومت سے گزارش ہے اور ایوان کو بھی یہ کہونگا کہ ان کی یہ جو تجویز ہے، اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں بیٹھ کر اس کا حل نکالا جائے اور یہ جو اے ڈی پی ہے، اس کو فوری طور پر بحال کریں تاکہ جو پراجیکٹس رکے ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں تو فوری طور پر ان پہ کام کیا جائے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: آج جمعہ کا دن ہے اور آپ پلیز مختصر کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ سر، میں اس میں بالکل ان کو سیکنڈ کرتا ہوں اور دو چیزوں کا میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ سر، مجھے تو ابھی اس کے سٹیٹس کا پتہ نہیں چلتا کیونکہ 17 ارب آپ نے فریز کئے ہوئے تھے، اچھا اس 17 ارب کو Suppose اگر ابھی آپ Unfreeze کرتے بھی ہیں تو سر، میں تو سمجھتا ہوں کہ Already we are late اور بجائے اس کے کہ ہم اس کو کمیٹی کو ریفر کریں، سینیئر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، وہ ہمیں یہ یقین دہانی کرائیں، Already جو پی اینڈ ڈی کے منسٹر صاحب تھے، ان کے متعلق تو میں یہ کہونگا کہ "غضب کیا تیرے وعدے پہ اعتبار کیا"، انہوں نے ہمیں تین ماہ پہلے جو بات کی ہوتی تو آج ہمارا یہ حال نہ ہوتا۔ ابھی جو ہماری سکیمیں ہونگی سر، ان کا سٹیٹس کیا ہوگا؟ کیونکہ یہ آپ کی نیو سکیمز تھیں، ابھی اگر Suppose آپ ان کو Carry کرتے ہیں اگلے سال کیلئے تو یہ آپ کی Ongoing بن جائیں گی، ٹھیک ہے جی Ongoing اس وقت بنیں گی جب آپ اسے Timely پی ڈی ڈبلیو پی سے Approve کرا سکیں اور اس میں کچھ پینڈنگ کر سکیں کیونکہ Already آپ اس چیز میں لیٹ ہیں۔ دوسرا سر، درانی صاحب کے ٹائم پر ایک بار ایسا ہوا تھا کہ ممبران اسمبلی کیلئے انہوں نے نئی اصطلاح لائی تھی، پتہ نہیں کہ محکمہ خزانہ نے ان کو ایڈیشنل اے ڈی پی پہ گائیڈ کیا تھا؟ اس ایڈیشنل اے ڈی پی میں نو سو سکیمیں تھیں اور جو اصل اے ڈی پی تھا، اس میں دس تھیں یا بارہ تھیں۔ ممبران اسمبلی ایڈیشنل کے نام پر

ایک سال گزارتے گئے اور End of the day یہ ہوا کہ جس نے کام نکالنا تھا، اس ایڈیشنل سے سمری پر Approval لیتے گئے۔ مجھے تو سر، یہ لگتا ہے کہ یہ وہی ایڈیشنل اے ڈی پی کا میرے خیال میں جو طوق ہے، ہمارے گلوں میں بھی پڑیگا۔ منسٹر صاحب سر، مہربانی کرکے ہماری تسلی کرائیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میں ایک بات۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: یہی بات ہوگی، Instead of repetition, the same matter، میں بشیر بلور صاحب سے وہ کرونگا، اچھا منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، جیسا کہ عبدالاکبر خان نے بات کی ہے تو سر، میں بھی یہ چیز اخبار میں دکھانا چاہتا ہوں کہ اسمبلی میں ایم پی ایز کا Interest ختم ہو رہا ہے اور سر، اس کی ایک وجہ یہی ہے کہ اے ڈی پی فریز ہے اور پبلک کو بھی ہم یہی کہتے چلے آرہے ہیں کہ اے ڈی پی فریز ہے تو اس وجہ سے آپ کے کام نہیں ہو رہے لیکن جب پبلک ہمارے پاس وہ اخبار لیکر آتے ہیں اور 11-2010 کا اے ڈی پی نمبر بھی دیتے ہیں اور اس میں وہ اماؤنٹ بھی Mention کرتے ہیں اور اس کے ٹینڈرز اخبار میں آتے ہیں تو سر، پھر اس پبلک کو، اس عوام کو ہمارے پاس کہنے کو کچھ نہیں ہوتا کیونکہ ہم جھوٹ بھی نہیں بول سکتے اور نہ جھوٹ بولتے ہیں لیکن جب اس قسم کی چیزیں اخباروں میں آجاتی ہیں تو میں جناب بشیر خان سے یہ گزارش کرونگا کہ کم از کم اس چیز پر ذرا غور کریں تاکہ یہ اے ڈی پی جو ابھی تک اسی طرح فریز پڑا ہے، اس کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب! پلیز مختصر کریں، بس یہی بات ہے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ زه د معزز ممبرانو د جذباتو قدر کومه خو زما لږ غوندے گیله ده چه په کومو علاقو باندے سیلاب راغلے دے، زه به د خپلے حلقے مثال ورکړم، یقیناً چه نن هلته ژوند تیرول گران دی۔ زما تین لاکه خلق نن Displaced دی او هغه په مینگوره کښے اوسیږی۔ پچاس کلومیټر روډ په داسے حالت کښے پروت دے چه که په هغے کښے مونږ په ایمرجنسی بنیاد باندے کار اونکړو نو یقیناً چه دا به یو غټه انسانی المیه وی۔ زه دوئ ته دا خواست کوم چه دوئ د لږ د صبر نه کار واخلی، کوم چه Flood affected areas دی، په هغے کښے مونږ اوس کارونه شروع کړی دی، خلق جلسے جلوسونه

اوباسی، هغوی ته مشکلات دی، که زمونږ دا اے ډی پی دغه شان فریز نه وی او مونږ ته مرکز پیسے نه راکوی یا نور ډونرز مونږ ته پیسے نه راکوی نو هغه خلق به بیا Migrate شی، Plane areas ته به راځی، خپلے علاقے به پریږدی نو کوم چه د سیلاب نه متاثره علاقے دی، د هغے د Rehabilitation د پاره دا اے ډی پی فریز شوے ده او د دے د پاره فریز شوے ده چه هغه خلق ډیر په مصیبت کښے دی۔ که تاسو جی نن د سوات، شانګله، بونیر، دیر او د چترال وزټ اوکړئ او هغه حالات اوګورئ، د هغه خلقو حالات اوګورئ نو یقیناً چه بیا به دا بحث په اسمبلئ کښے نه کیږی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> تهیک شوه۔ Noor Sahar, please you are always busy in talking with your colleagues.

<u>محترمہ نور سحر:</u> جناب سپیکر صاحب، میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اے ڈی پی کے فریز ہونے سے ہم عوام کا حق روک رہے ہیں، ہم عوام کو کیا کہنا چاہتے ہیں کہ ہم نے کیوں اے ڈی پی روک رکھا ہے؟ یہاں پر جو روڈز ہیں، سب کچھ ختم ہو چکا ہے، اگر اے ڈی پی فریز نہ ہو تو ان کی کچھ بھلائی ہو سکتی ہے۔ اے ڈی پی فریز کر کے ہم کچھ بھی ان کی بھلائی نہیں کر سکتے، بجائے اس کے کہ ہم اپنے اخراجات پر، اپنی ذاتی لائف پر اور اپنے آفیشل اخراجات میں کچھ کمی لائیں، اس کے علاوہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا بلکہ صرف اے ڈی پی فریز کر دیا۔ اس کی وجہ سے ہماری بہت سی Ongoing سکیمیں بھی رہ جائینگی، جس طرح ہمارے اسرار صاحب نے بات کی ہے، بہت سی سکیمیں ہماری ادھوری رہ گئی ہیں، جن کو ابھی فنڈ نہیں ملا ہے اور ابھی Next ADP آجائے گا تو اس کا کیا بنے گا؟ اسلئے میں ان سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اے ڈی پی کو بحال کریں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے، تھینک یو۔ بشیر بلور صاحب پلیز۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ عبدالاکبر خان صاحب، لودهی صاحب، ګنډاپور صاحب، ملک قاسم، شمعون خان، منور خان، سردار ګنډاپور، جعفر شاه صاحب او نور سحر بی بی دا ټولے خبرے دوئ اوکړلے، سپیکر صاحب، زه دا عرض کوم چه یو خو پهلا زه عبدالاکبر خان صاحب ته وایم چه عبدالاکبر خان د یو پارټئ پارلیمانی لیډر دے او هغه پارلیمانی پارټی چه ده، هغه کیبنټ کښے ناسته ده او کیبنټ دا فیصله کړے ده

نو دا کیبنټ چه دے ، د هغے لیډر دے دے نو پکار دا ده چه د خپل کیبنټ نه مخکښے تپوس اوکړی چه تاسو ولے دا شے فریز کړے وو؟ یو خبره۔ بل دا چه دوئ دا وائی چه آیا دا دومره سیلاب نه وو راغلے ، زما لودهی صاحب خبره اوکړه چه زلزله راغله، ډیر لوئے تاوان اوشو او هغے کښے هم اے ډی پی فریز نه شوه، زه دا تپوس کوم چه آیا هغه یو علاقه وه، که ټوله صوبه وه او بل دا چه تر اوسه پورے تاسو Satisfied یئ د خپلو کارونو نه؟ دوئ خو اوس هم دلته پاڅی چه هلته هیڅ هم نه دی شوی، هم دغه شان خلق نهر ګرځی۔ سپیکر صاحب، تاسو سوچ اوکړئ چه یو خو، څنګه چه جعفر شاه صاحب خبره اوکړه، 375 Bridges زمونږ Damage شوی وو، زمونږ تقریباً ایک هزار کلومیټر روډز Damage شوی وو، رابطه بالکل د چا سره هم نه کیده، د یو ډسټرکټ د بل ډسټرکټ سره رابطه نه وه، د یو ښار د بل ښار سره بالکل رابطه نه وه سپیکر صاحب، ورسره ورسره مونږ کوشش اوکړو، زما خیال دا نه دے، زه دا یقین سره وایم چه څنګه زلزله راغلے وه، دغه شان زمونږ صوبه کښے چه څومره لوئے سیلاب راغلے وو، برصغیر کښے داسے سیلاب نه وو راغلے ، څنګه چه دلته راغلے وو او بیا مونږ ته د نورو صوبو مثالونه ملاویږی۔ زه دا تپوس کوم چه پهلا زما صوبه کښے سیلاب راغلو، ټوټل 1765 کسان شهیدان شوی دی ټول پاکستان کښے ، 1065 کسان زما د صوبے خلق شهیدان شوی دی او باقی ټول پاکستان کښے 700 کسان شهیدان شوی دی۔ مونږ باندے دا سیلاب Unexpected راغلے دے، باقی صوبو ته پته وه چه دا سیلاب رارروان دے نو هغوی په دے ځان Protect کړے وو۔ سپیکر صاحب، مونږ هم چه څومره مونږ ته د سیلاب اطلاع وه خو داسے نه وه څنګه چه دا راغلو او هغه وخت مونږ د هر یو ډسټرکټ ډی سی او ته شل لکهه روپئ او دوه زره خیمے ورکړے وے چه دا سیلاب به راځی او تاسو به دا خلقو ته، آئی ډی پیز ته به دا ورکوئ خو هغه داسے Unexpected راغلو چه اربونه روپئ پرے لاړے۔ زه تاسو ته وایمه چه د اختر څلور ورځے وزیر اعلیٰ صاحب کور کښے نه دی تیرے کړی او مونږ تلی وو، دے ټوله صوبه کښے چه چرته چرته خلق شهیدان شوی وو، 42 کروړ روپئ نقد مونږ خلقو ته ورکړے دی چه کوم خلق شهیدان شوی دی۔ دا تاسو اوګورئ چه کومو علاقو کښے داسے

هر څه Damage شوی دی، کورونه د خلقو Damage شوی دی، دا سړکونه Damage شوی دی، دا هسپتالونه Damage شوی دی او رابطه نه وه۔ زه په دعویٰ سره وایم چه مونږ کوشش کړے دے، مونږ ته چه دا کوم ستیل بریجز برطانیه راکړی وو، هغه مونږ په مختلفو علاقو کښے لګولی دی۔ سپیکر صاحب، دا اے ډی پی چه فریز کړے شوے ده، زه تاسو ته دا عرض کوم چه مونږ دا سے په شوق کښے نه ده کړے، څنګه چه د دوئ حلقے دی، دغه شان زما هم حلقه ده، زما د ټولو ملګرو حلقے دی، هلته هم دا سے کارونه بند پراته دی خو پرابلم دا دے چه دا تکلیف مونږ ته وو خو دا مونږ احتیاطاً فریز کړے وه۔ زه تسلی ورکوم هاؤس ته چه د خدائے په فضل سره دا سے هیڅ خبره نه ده چه یره ستاسو دا پیسے به چرته بل ځائے ته ځی۔ زمونږ په Monday باندے د Review committee اجلاس دے، ان شاء الله په Review کښے به مونږ دا اوګورو او چه ان شاء الله مونږ سره څه دا سے پیسے پاتے وی، ضرور به دا اے ډی پی چه ده، دوئ وائی چه یره پی سی ونے جوړے کړئ، اوس ما ته تاسو اووایئ چه تا ته درے سکولونه ملاویږی او زه خپلے حلقے ته لاړ شم، زه پی سی ون جوړوؤمه او سبا هغه جوړ نه شی نو بیا به زه خلقو ته څه جواب ورکوم؟ زمونږ خلق خو ساده خلق دی، دا وائی چه دا پیسے راغلے او دا ایم پی اے صاحب پخپله اوخوړلے نو په دے وجه مونږ وایو چه مونږ دا معلوم کړو چه مونږ سره څومره پیسے پاتے کیږی، مونږ په څومره اے ډی پی باندے کار کولے شو، د هغے نه پس به مونږ خپلو ورونړو ته اووایو چه تاسو زر تر زره خپل سکیمونه راوړئ۔ اوس چه مونږ سکیمونه غوښتی وو، دا درے میاشتے مخکښے چه رحیم داد خان وئیلی وو چه مونږ سکیمونه غواړو، که درے میاشتے مخکښے مونږ سیکمونه ورکړی وے نو مونږ به خپلو علاقو ته تلو او هلته به مونږ اناؤنسمنټ کړے وو او بیا به پکښے هیڅ هم نه وو نو هغه هم یو Embarrassment جوړیږی د ایم پی اے د پاره نو زما دا خواست دے چه دا حکومت ستاسو حکومت دے، ستاسو په صلاح، په مشوره او د دے هاؤس د Confidence نه بغیر مونږ یو قدم هم نه اوچتوؤ خو زه تاسو ته دا عرض کوم چه مونږ دیکښے دا، اوس ډیرے خبرے پکښے راځی چه محدود طریقے سره چرته زلزله راشی نو هغه هم مونږ سره Compare کوی۔ دے دهشت ګردئ کښے

سپیکر صاحب، مونږ یو کانسټیبل ته تیس لاکھ روپئ ورکوؤ او تاسو اوګورئ چه څومره تاوان زمونږ روان دے نو دا پیسے د چرته نه راځی؟ پرابلم دا دے چه زمونږ دا ملګری دا حالات نه ګوری چه مونږ د دنیا هغه دریم عظیم جنګ ته مخامخ یو۔ د ټولو نه مخکښے زمونږ دا صوبه چه ده، دا فرنټ لائن پراونس دے، دیکښے شپه ورځ بلاسټ کیږی۔ دا پرون تاسو اوګورئ چه څومره ظلم شوے دے هغه ورځ، زمونږ ډی ایس پی صاحب دلته شهید کیږی نو ډی ایس پی ته به پچاس لاکھ روپئ هم ورکوؤ، هغه ته به پلاټ هم ورکوؤ، د هغه بچو ته به سبق هم بنایو، هغه ته د پنشن پورے تنخواه به هم ورکوؤ نو سپیکر صاحب، مونږ داسے نه وایو چه مونږ دا اے ډی پی نه Unfreeze کوؤ، زه تاسو ته دا تسلی درکوم چه ان شاء الله د پیر په ورځ زمونږ Review meeting دے، Review meeting هم د ډیویلپمنټ باره کښے دے خو که کله دلته داسے احساس وی نو ان شاء الله هغه به واپس، زه یقین سره وایم چه ان شاء الله مونږ به هغه څه داسے Unfreeze کوؤ چه ستاسو هغه سکیمونه به ان شاء الله مونږ اخلو۔ په دے وجه زه دا خواست کوم چه دا ستاسو چه کوم ایډجرنمنټ موشن دے، دے ته زه مکمل طور باندے، مونږ پخپله هم ایم پی ایز یو، تاسو هم ایم پی ایز یئ، تاسو هم غواړئ، زه هم غواړم، ټول غواړی چه مونږ ته سیکمونه ملاؤ شی، مونږ به سبا بیا ووټ ته چه ځو نو چه مونږ د خلقو د پاره کار اوکړو نو زه به شکر ګزار یمه چه دا خپل ایډجرنمنټ موشن د واپس واخلی او ان شاء الله مونږ به د Monday پورے د دے هغه خبره کوؤ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں بشیر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس ہاؤس کو ایشورنس دے دی ہے لیکن میری جو بات ہے، وہ یہ ہے کہ Cabinet decision is not binding on the Provincial Assembly, it is a supreme body، مطلب ہے کہ سپریم باڈی کو کوئی دوسرا Dictate نہیں کر سکتا لیکن جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ جی چونکہ حالات ایسے تھے، اسلئے ہم نے اس وقت اس کو مان لیا لیکن میں بشیر صاحب کی توجہ صرف ایک بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اگر

فریز ہے تو سب کیلئے فریز ہونا چاہیئے، اگر میں آپ کو یہ بتاؤں کہ ایک اے ڈی پی سکیم جو اے ڈی پی کی سکیم نمبر 858 ہے اور 11-2010 کی سکیم ہے، وہ Unfreeze کیوں ہے؟ بس ٹھیک ہے جی۔

Mr. Deputy Speaker: Withdrawn?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! وہ تو سر، آپ Withdraw کر رہے ہیں لیکن اس میں سر، تین ارب روپے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ ایک تھا سپیشل پیکج، اس میں Three billion تھے اور ایک ہے Priority project، تو سر، Priority project جب امبریلا کی ہم نے Approval دے دی تو ہم نے تو سر، امبریلا کی اس وجہ سے دی تھی کہ ہم نے فرد واحد یا کیبنٹ کو اختیار دیا تھا، ہم ان سے انصاف کی توقع، انہوں نے ہمیشہ ہم سب ممبران اسمبلی کا خیال رکھا ہے، ہم فلور آف دی ہاؤس کہہ رہے ہیں لیکن اگر یہ Unfreeze ہو گیا تو سر، یہ نہ سمجھا جائے کہ کوئی چار پانچ کلو میٹر روڈ ہے، یہ تین بلین روپیہ کھل گیا ہے اور یہ تین بلین روپیہ جو ہے بس میرے خیال میں Selected areas میں استعمال ہو گا سر۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. The next adjournment motion, Mr. Shah Hussain Khan, honourable MPA, please. Not present, it lapses. Ms. Nighat Yasmin Orakzai, also not present, it lapses. Mr. Zamin Khan, to please move his adjournment motion No. 247 in the House.

جناب محمد زمین خان: مہربانی، شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اجلاس کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے کی جانب آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقے میں گزشتہ سیلاب کی وجہ سے ایک اہم پل بہہ گیا تھا، جس کی تعمیر نو کیلئے کوششوں کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب نے اس پل کا افتتاح بھی کیا لیکن تاحال اس پر کام شروع نہیں کیا گیا۔ مزید برآں وزیر اعلیٰ صاحب نے پل کی اہمیت کے پیش نظر ایک سسپنشن برج کا بھی افتتاح کیا، جس کو محکمے نے قومی دولت کا ضیاع قرار دیا تھا، لہذا بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، زه لږ د دے برج په حواله باندے يو دوه خبرے ستاسو په خدمت کښے ګزارش کول غواړمه او هغه دا چه چونکه اوس هم په دے سيلاب باندے خبرے اوشوے او مخکښے پرے هم شوے دی او خصوصاً د دے پل په اهميت باندے، د هغه علاقے د غريب اولس په مشکلاتو او په تکليفاتو باندے مخکښے خبرے شوے دی۔ جناب سپيکر، کله چه دا برج سيلاب يوړو نو دا دومره اهم پل دے چه دا د دغه ضلعے تقريباً نيمه آبادی Cater کوی، هغه د

دے نه مستفید کیږی او هغه خلق تر اوسه پورے په تکلیف کښے دی، ما هغه وخت د اسمبلئ په فلور باندے هم خبره کړے وه، ما د هغے متعلق د وزیرا علیٰ صاحب سره هم خبره کړے وه، ما د وزیراعظم صاحب په نوټس کښے هم راوستے وه او زه د وزیراعلیٰ صاحب ډیر مشکور یمه چه چونکه هغوی راغلی دی او پخپله ئے هغه علاقه لیدلے ده او د هغه علاقے د مشکلاتو نه خبر دے نو چه کله دا پل سیلاب یوړو او ما هغه ته ریکویسټ اوکړو چه یره دا پل ډیر ضروری دے نو چونکه هغوی هم په دے باندے پوهه وو او مونږ هم پرے پوهه وو، محکمه هم پرے پوهه وه چه په دے باندے خو به آر سی سی برج جوړیږی نو ما وئیل چه آر سی سی بریج خو به دوه درے کاله اخلی نو درے کاله پورے به هغه خلق په تکلیف کښے وی۔ وزیراعلیٰ صاحب ته هلته خلقو احتجاج هم کولو خو ما ورته درخواست اوکړو او هغوی د یو عارضی پل د پاره محکمے ته حکم اوکړو، محکمے سمری جوړه کړه او سسپنشن برج ئے منظور کړو چه د هغے Length 90 meters وو او تخمینه لاګت ئے 30.913 ملین وو۔ جناب سپیکر، د هغه خلقو احتجاج، د هغوی تشویش، د هغوی غم غصه، د هغوی تکلیف ته چه وزیراعلیٰ صاحب اوکتل، هلته کښے خلقو احتجاج کولو، ما د وزیراعلیٰ صاحب په نوټس کښے راوستل نو خدائے شته چه دا سمری، زه د دے یو کاپی تاسو له درلیږمه، په یوه ورځ کښے جی د دے سمری وزیراعلیٰ صاحب، پی اینډ ډی، اے سی ایس او چیف سیکرټری صاحب منظور کړه خو د بدقسمتئ نه زه نه پوهیږم چه هغه به څه حالات وو، هغه به څه واقعات وو چه دومره اهم پل چه هغه یو ځل وزیراعلیٰ صاحب پخپله باندے منظور کړو، په اخبارونو کښے راغلل، خلق خوشحاله شول چه زمونږ تکلیف حل شو، زمونږ مسئله زمونږ صوبائی حکومت واوریدله، زمونږ ژړا، زمونږ فریاد صوبائی حکومت واوریدو او په اخبارونو کښے راغلل نو هغوی احتجاج کولو او په کومه ورځ باندے چه هلته یو احتجاج آرګنائز شوے وو، په هغه ورځ باندے سره د دے چه زه تاسو ته دغه چه کوم، احتجاج کیدو په دغه ورځ باندے، د هغه سسپنشن برج ټینډر هم شوے وو، دا هم زه درلیږمه جی۔ خلقو احتجاج ختم کړو، ما ورته اووئیل چه یره برج منظور شوے دے ځکه زمونږ خو هلته کښے سیاسی مخالفین هم وو، زمونږ د بدنامئ کوشش ئے کولو۔ پل

منظور شو خو جناب سپیکر، ما دا چه د کوم ټینډر دغه چه درلیږے دے نو د دے سره ما د سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ د دے برج په باره کښے یو څو خبرے درلیږلے دی چه ما عرض څنګه مخکښے اوکړو چه د دے اهم پل وزیراعلیٰ صاحب منظوری ورکړه، اعلانونه اوشو، خلق خبر شول او څنګه چه بشیر خان په دے خپل تقریر کښے، زمونږ عزتمند او محترم مشر دے، هغه وائی چه یره که په یو علاقه کښے زمونږ اے ډی پی ځکه فریز ده چه که اے ډی پی مونږ اناؤنس کړو، زمونږ یو معزز ممبر لاړ شی او په خپله حلقه کښے یو سکیم اعلان کړی او هغه بیا اونه شی نو بیا Embarrassment کیږی نو هغه پل۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> زمین خان! ته خپل سټیمنټ مختصر کړه ځکه چه بیا به د هغوی نه مونږ جواب اخلو او بیا که فرض کړه، ځکه چه تا خو ډسکشن شروع کړو، دا خو د ډسکشن د پاره لا ایډمټ شوے نه دے، بیا به د هاؤس نه تپوس کوؤ، ستاسو مقصد لاړو، زه بشیر بلور صاحب له موقع ورکوم چه هغه تاسو ته جواب درکړی او تاسو د هغے نه۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد زمین خان:</u> یو دوه منټه سپیکر صاحب! زه ستاسو اخلم۔ جناب والا، زه بیا نه پوهیږمه چه دے محکمے ولے، دا پل چه یو ځل ئے دا سمری جوړه کړے وه نو په دیکښے ئے لیکلی دی چه دا ډیر اهم پل او خلقو ته تکلیف دے او دا جوړول ضروری دی او بیا لیکی چه یره دا د قومی دولت ضیاع ده۔ زما د دے ټول بحث مطلب اصل کښے دا دے چه دا خو اهم پل ځکه وو چه وزیراعلیٰ صاحب لاړو، وزیراعظم صاحب، صوبائی حکومت خو پیسے ورنکړے، آیا دا بیوروکریسی چه ده، دا ټیکنوکریټ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تاسو ده ته لږ غوږ کیږدئ ځکه چه د دے به تاسو جواب ورکوئ۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> جواب به بابک صاحب ورکوی جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بنه بابک صاحب۔

<u>جناب محمد زمین خان:</u> آیا ټیکنوکریټ او بیوروکریسی دا صوبائی حکومت فیل کول غواړی؟ آیا د دوئ مقصد د دے قوم په نظر کښے، د دے صوبائی حکومت هغه کوششونه چه کوم ئے د فلاح د پاره کول، هغه ناکامه کول غواړی؟ ځکه چه

دے خو اهمیت ځکه لرو چه که صوبائی حکومت ورله پیسے ورنکړے، مرکز ورله پیسے ورکړے۔

Mr. Deputy Speaker: Sardar Hussain Babak, please reply him.

جناب سردار حسین (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): مهربانی، مهربانی۔ سپیکر صاحب، ډیره زیاته مهربانی او ډیره زیاته شکریه ځکه چه زمین خان خو دومره اوږد تقریر شروع کړے وو، ما وئیل چه شاید چه نیمه گهنټه نور هم اخلی او زما یقین دا دے چه سوال ډیر مختصر وو او د هغے جواب هم ډیر مختصر دے۔ زمین خان چه د کوم پل خبره کوی نو پی ډی ډبلیو پی د هغه سکیم منظوری هم ورکړے ده او بیا ما شاء الله په 22 تاریخ باندے د جنورئ وزیراعلیٰ صاحب په خپل لاس باندے د هغے افتتاح هم کړے ده او په څلورمه فرورئ باندے هغه ټینډر هم منظور شوے دے او ان شاء الله زه زمین خان له ایشورنس ورکوم چه په دوه هفتو کښے دننه دننه به په دغه پل باندے ان شاء الله کار شروع وی که خیر وی۔ (تالیاں) د سسپنشن برج په باره کښے خبره ده، سسپنشن برج والا چه کومه خبره ده، دا زمونږ د عوامی نیشنل پارټئ د سینیټر صاحب، د زاهد خان صاحب فنډ دے او چونکه پاک پی ډبلیو ډی سره د دے سکیم تعلق دے بهرحال ان شاء الله په هغے باندے کار روان هم دے او مونږ به بیا هم زاهد خان سره ان شاء الله رابطه هم اوکړو او د پاک پی ډبلیو ډی سره به هم رابطه اوکړو، دا چه کوم سسپنشن برج دے چه د کومے په وجه باندے خلقو ته تکلیف دے، ان شاء الله دغه کار به هم مونږه Expedite کړو۔ سپیکر صاحب، مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان پلیز۔

جناب محمد زمین خان: وزیر اعلیٰ صاحب افتتاح له راغلے وو، زمونږ ډیر عزتمند او مشر دے، مونږ دے ټول هاؤس ورله، ما ورله پخپله باندے ووټ ورکړے دے او زمونږ په زړهٔ کښے چه د هغوی د پاره څومره احترام دے نو یقیناً چه د بل چا دپاره به نه وی۔ زما د هغه د پل په افتتاح باندے اعتراض نشته، زما په حلقه کښے چه څومره ترقیاتی کارونه کیږی، د دے پل د پاره هم ما وزیراعلیٰ صاحب ته پیشکش کړے وو چه تاسو به راځئ او د دے افتتاح به تاسو اوکړئ۔ زما اعتراض دا دے چه یو خو پکار دا ده چه زه پکښے وے، که هغه وه هم نه نو کم از

کم د دغه بل پل، د سسپنشن برج کومه افتتاح چه دوئ اوکړه، پکار ده چه د دے محکمے نه دا تپوس اوکړے شي چه تا ولے دا لیکلي دي چه دا د قومي دولت ضیاع ده ځکه چه دا د قومي دولت ضیاع ځکه نه ده چه وزیراعلیٰ صاحب پخپله بانده ځی او د هغه پل پخپله باندے افتتاح کوی، د دے مقصد دا دے چه خلقو ته تکلیف وو، دا ډیر اهم پل وو، خلقو ته مشکلات وو نو زه دا وایم چه د محکمے نه د دا تپوس اوکړی چه ولے تا سو دا سے کړی وو چه یو حکم وزیر اعلیٰ صاحب ورکړے وو او تلے هم وو، آیا د محکمے مقصد په هغه علاقه کښے زمونږ بے عزتی کول وو، زمونږه Embarrassment کول وو او که نه د خلقو مسئله حل کول وو؟ دویمه خبره دا ده چه تختئ په دغه سسپنشن برج باندے، زما محترم ورور اوفرمائیل چه دا د سینیټر صاحب فنډ وو، یقیناً چه هغه زما ورور دے، زما مشر دے او زه وایم چه دا مرکزی فنډ وو، دا فنډ هغه ته وزیراعظم ورکړے وو او تختئ پرے-----

محترمه یاسمین نازلی جیسم: جناب سپیکر! په پوائنټ آف آرډر باندے مے خبره کول غوښتل؟

جناب ډپټی سپیکر: د څه په باره کښے تپوس کوئ؟

محترمه یاسمین نازلی جیسم: زما پوائنټ دا دے-----

جناب ډپټی سپیکر: ډاکټر یاسمین۔

محترمه یاسمین نازلی جیسم: مسټر سپیکر صاحب، تهینک یو چه تاسو ما له موقع راکړه۔ زه په دے خبره باندے احتجاج کوم چه تاسو لږ ساعت مخکښے یو Statement ورکړو منور بی بی ته چه You are doing and if you continued this practice, then I will kick you out from the House. These were not suitable words, so please دا خبره تاسو د دے نه حذف کړئ او زمونږ د ټولو فیمیلز په دے باندے ډیر خفګان دے ځکه چه All the Members whether male or female, all are doing the same practice, then why you don't say to kick them out and why do you say these words 'kick you out'? These are not suitable words.

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): دا کومه خبره چه زما خور اوکړله، دا منور بی بی چه ده، زه د منور بی بی نه او د خپلو ټولو خویندو نه معافی غواړم او دوئ ته تسلی ورکوم چه زه د هغوی په ځائے باندے معافی غواړم او تاسو مهربانی اوکړئ، بس خبره ختمه شوه او دا زما ورور چه کومه خبره کوی چه هلته کښے وزیر اعلیٰ صاحب تلے وو، وزیراعلیٰ صاحب سره زه هم تلے ووم، وزیراعلیٰ صاحب چه کوم د دے لوئے پل افتتاح کوله، هغه وزیراعلیٰ صاحب زمونږ د زمین خان نوم هم واغستو چه زمین خان ډیر په دیکښے خوارئ کړے دی او زمین خان په دیکښے ډیرے منډے وهلے دی، د دے کوم پل چه مونږ افتتاح کوؤ۔ بل دے وائی چه هلته کښے زاهد خان، فنډ د هغوی دے نو وزیراعلیٰ صاحب ولے افتتاح کړے ده، نوم ولے راغلے دے نو چه وزیراعلیٰ موجود وی نو Automatically هغه زمونږ د پارټئ وزیراعلیٰ دے او فنډ هم زمونږ د پارټئ د سړی دے، هغه پرے اعتراض نه کوی نو دا زمین خان پرے ولے اعتراض کوی، زه په دے حیران یمه؟ او باقی داسے هیڅ خبره نشته۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Now coming to item No. 7. 'Call Attention Notices': Dr. Zakirulllah Khan, honourable MPA, to please move his call attention notice No. 484 in the House. Dr.Zakirullah Sahib, please.

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب! ما چونکه ایډجرنمنټ موشن ورکړے دے، دا تاسو هاؤس ته کیږدئ چه دا ایډمټ کیږی او که نه ایډمټ کیږی؟ دا خو جی-----

Mr. Deputing Speaker: Mr. Zamin Khan! Listen to me please, listen to me please, you are pressing on your resolution, on your adjournment motion, you are pressing?

Mr. Muhammad Zamin Khan: Yes.

Mr. Deputy Speaker: Let me ask the House-----

جناب عبدالاکبر خان: سر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، آپ ابھی Next item کی طرف بڑھ گئے ہیں، کال اٹینشن کی طرف تو ہم ان کے ساتھ بیٹھ کے پھر اس پر بات کریں گے، ابھی آپ، مطلب ہے چونکہ Next item کی طرف بڑھ چکے ہیں تو میرے خیال میں کال اٹینشن نوٹس کو آپ لے لیں اور اس پر پھر بعد میں بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، بعد میں بات کرلیں گے۔ بشیر صاحب! آپ اور سب معزز ممبران سے میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں، ہمارے یہ صحافی بھائی بھی بیٹھے ہیں، الیکٹرانک میڈیا بھی اور پرنٹ میڈیا بھی ہے۔ بعض معزز ممبران یہاں آتے ہیں تو گپ شپ لگاتے ہیں، Disturbing کرتے ہیں۔ میرا یہ اپنا، ہر ایک سپیکر کا، ہر ایک Presiding آفیسر کا اپنا ایک طریقہ ہوتا ہے شاید، May be بہت سے ممبران صاحبان اس پر خوش بھی نہ ہوں، ناخوش بھی ہوں، میں کوشش یہ کرتا ہوں، زیادہ تر میری یہ کوشش ہوتی ہے اور میں تقریباً 23 سال ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کا وکیل رہا ہوں اور وقت کی پابندی کا بھی اور کیس کی پیروی کی پابندی کا بھی خیال رکھتا ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم اس ہاؤس کو رولز کے مطابق چلائیں، قانون کے مطابق چلائیں تاکہ ہمارا اچھا سا Message جائے۔ منور سلطانہ بی بی میری بہن ہیں اور سب میری بہنیں ہیں لیکن اکثر جب بھی میں اس طرف دیکھتا ہوں تو She is busy in talking with her colleagues۔ اب دیکھیں کہ آپ کا ایک Colleague مجھ سے کوسچن کر رہا ہے، بشیر صاحب سے کوسچن کر رہا ہے، اسمبلی سے کوسچن کر رہا ہے تو آپ بالکل اٹینشن دے دیں تاکہ میں بھی سمجھوں، کیونکہ میں اٹینشن اس کو دے رہا ہوں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور اس کو میں خود سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور جب آپ اس طرف بھی گپ لگاتے ہیں، اس طرف بھی گپ لگاتے ہیں، ہمارے Male بھی، مطلب ہے اور بھی، حالانکہ آپ کو بار بار میں رولز کا بھی حوالہ دیتا ہوں۔ آپ دیکھیں، رول 129 دیکھیں، رول 134 دیکھیں، اس میں کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ مہربانی کرکے ان چیزوں پہ خفا نہ ہوں۔ اب دیکھیں، اب یہاں پر نماز کا بھی ٹائم ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ میں ایجنڈا کو بھی Exhaust کرلوں، اچھی طرح سے سب کو موقع بھی فراہم ہو جائے کیونکہ مجھے احساس ہے کہ آپ جب یہاں آتے ہیں تو مسائل لے کر آتے ہیں کہ لوگوں کے مسائل یہاں پہ بیان کریں۔ میں آپ کو یہ چاہتا ہوں کہ سب کو بہت ٹائم

دے دوں لیکن بعض اوقات جب میں دیکھتا ہوں تو مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے بعض ممبران صاحبان گپ شپ میں لگے ہوتے ہیں حالانکہ میں بہت ٹائم دیتا ہوں، میں دیکھتا ہوں، میں Overlook کرتا ہوں، Oversight کرتا ہوں کہ چلو لیکن جب شور اتنا بڑھ جاتا ہے کہ مجھے معزز ممبر کی بات سمجھ میں نہیں آرہی ہوتی تو Automatically پھر میں مجبور ہو جاتا ہوں اور جب میں ایک دفعہ، میں نہیں، یہ چیئر جب آپ کو کہہ دیتی ہے، ڈائریکشنز دیتی ہے اور میرے پاس یہ پاورز ہیں، یہ میرا Prerogative ہے کہ میں ہر ممبر کو یہاں سے نکال بھی سکتا ہوں، مطلب ہے ان کی ممبرشپ سسپنڈ بھی کر سکتا ہوں، یہ میرے پاس پاور ہے اور اس کتاب کے مطابق میں کر سکتا ہوں۔ اب آتے ہیں کال اٹینشن کی طرف، Dr. Zakirullah Khan, honourable MPA, to please move his call attention notice No. 484 in the House.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حالیہ سیلابی ریلے سے چکدرہ کے مقام پر پل پانی میں بہہ گیا ہے۔ یہ دیر پائیں، دیر بالا، باجوڑ ایجنسی اور چترال کیلئے واحد پل ہے۔ عارضی بندوبست ہو چکا ہے، بڑی آسانی سے ایک Spine جو کہ ختم ہوا ہے، تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ فوری کام شروع کروانے کے اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر صاحب، په تفصیل باندے خبره نه کوم، د هغے اهمیت خو ټولو خلقو ته واضح دے او د دے دا کوم Beams چه دی جی نو دا لکه څنګه چه دے سیلاب وړی دی نو هم دلته روغ رمټ پراته دی نو دغه بیمان هم مونږ واپس راخیژولے شو چه په هغے باندے ئے کیږدو او که نه نوی څه دوئ ورله د هغے د پاره دغه کوی نو څه د چالیس ټن نه زیات لوډ په هغے باندے اوس نه پریږدی نو که ګاډی راشی، دا خو څلور پینځه اضلاع دی نو په هغے کښے چه لوډ خو کم از کم لکه د 80 ټن نه او د دغے نه سیوا وی نو بیا هغه نورو ګاډو ته شفټ کوی او په هغے باندے ئے اړوی او اکثر دغه لار په دغه ټائم کښے بنده پاتے کیږی نو ډیر زیات اهم پل دے جی او ډیر په آسانه باندے جوړیږی نو حکومت د دے ته توجه ورکړی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): مهربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ډاکټر صاحب چه د کوم پل خبره کوی، دا پل په نیشنل هائی وے N 45 باندے واقع دے او این ایچ اے په عارضی توګه باندے، څنګه چه ډاکټر صاحب زما یقین دا دے چه ذکر ئے هم اوکړو، مدعی ترینه خبر هم دے چه Restoration هغوی کړے دے خو بیا هم ډیپارټمنټ د این ایچ اے سره رابطه کړے ده او د هغوی د وینا مطابق کار ټینډر شوے دے، دا ایوارډ شوے دے او زر تر زره به په هغے باندے کار شروع شی او دا د کوم Spine خبره چه دوئ کوی، که په موجوده حالاتو کښے د ډیپارټمنټ د هدایاتو او د وینا مطابق که چرے په هغے Spine باندے کار شروع کیږی نو بیا هغه ټریفک معطل کیږی خو بهرحال ما سحر هم د دے، چونکه بیرسټر صاحب نن نه وو او ما ترینه ځان پوهه هم کړو او ما ورسره خبره هم اوکړه نو ان شاء الله سپیکر صاحب، هغوی به د این ایچ اے والا سره بیا هم ډیره قریبی رابطه ساتی او ان شاء الله دا کار اوس ایوارډ شوے دے او دا به مونږه Expedite کړو ان شاء الله، مونږه ایشورنس ورکوؤ ډاکټر صاحب ته چه دا کار به مونږه Expedite کړو سپیکر صاحب۔

Mr. Deputy Speaker: Next-----

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ پلیز، آپ کو میں موقع دیتا ہوں۔ ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ موجودہ حکومت نے بر سر اقتدار آ کر اسمبلی فلور پر اعلان کیا تھا کہ ہم گرگری گیس کمپنی کے نام پر ایک الگ خود مختار ادارہ بنائیں گے اور وقتاً فوقتاً بات دہرائی گئی مگر کچھ دن قبل صوبائی کابینہ کے اجلاس میں خیبر پختونخوا گیس کمپنی کے نام سے کمپنی بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو کہ ضلع کرک کے عوام کے ساتھ سراسر زیادتی اور سوئی ناردرن گیس کے برعکس نام کی پہچان چھینی گئی ہے، لہذا اس اہم مسئلے پر بات کی اجازت دے کر یہ معزز ایوان اس ظلم و ناانصافی کا ازالہ کرے۔

جناب والا، تاسو ته پته ده چه خیبر پختونخوا زما صوبه ده او ما ته په دے باندے فخر دے، په دے نامه باندے خو زه صرف دومره پورے خبره کوم چه د کرک دا اعزاز دے چه ګرګری کښے دا ګیس او تیل راوتی دی۔ دا څنګه چه

سوئی، کہ چرے داسے خبرہ وہ نو بیا بہ پہ بلوچستان کښے گیس چہ دے، پہ هغے باندے بہ هم د بلوچستان گیس کمپنی اعلان شوے وو، دغہ نمونہ سوئی سدرن گیس کمپنی سندھ چہ پہ سندھ کښے سوئی تہ خپل اعزاز حاصل دے۔

جناب والا شان، دے معزز ایوان کښے بار بار وزیر اعلیٰ صاحب او بھر پہ اوپن فنکشنز کښے چہ دوئ کرک تہ راغلی وو، د دے کرگری گیس کمپنی اعلان ئے کړے وو او د هغے نہ بعد د دے اسمبلئ پہ فلور او د سائیڈ نہ بھر ما چہ کوم هړتال کړے وو، بھوک هړتال مے کړے وو، پہ هغے کښے ما تہ جی دا یقین دهانی راکړے شوے وہ چہ دا بہ مونږ کرگری گیس کمپنی باقاعدہ اعلان کوؤ۔ جناب والا، زہ نہ پوهیږم چہ د کرک سرہ دا دوهرا معیار ولے دے؟ زہ دا ریکویسټ کوم ټولو معزز ممبران اسمبلی تہ چہ دا د چا څہ خبرہ نہ دہ، دا د دے ټولے صوبے دغہ پهچان دے چہ پہ صوبہ خیبر پختونخوا کښے گیس راوتے دے او پہ کرگری کښے راوتے دے نو د کرک خلق پہ دے باندے ډیر خفا دی او بلکہ د جنوبی اضلاع پورے خلق پہ دے خفا دی چہ د دے نامے د ازالہ اوکړی، هغہ خپلے وعدے تہ د عملی شکل ورکړی جناب والا، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف کیږدئ، تاسو تہ جواب۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ملک قاسم صاحب چہ دا کومہ خبرہ اوکړہ، د څہ حدہ پورے د دوئ دا خبرہ ټهیک هم دہ خو زہ دا وایم چہ دا گیس خو شکردرہ کښے هم دے، مین ځائے خو شکردرہ هم دے او بیا کرگری دے نو بیا بہ سبا شکردرے والا وائی چہ زمونږ نوم مو ولے نہ دے ایښودے۔ سبا دا وزیرستان شو، کہ پہ جنوبی وزیرستان کښے آئل راواوځی، د خدائے فضل دے زمونږ دا ټولہ علاقہ د گیس او آئل نہ ډکہ علاقہ دہ او دعوے سرہ وایم چہ مخکښے مونږ دا Income from Gas بجټ درے ملینہ روپئ ساتلے وے او د خدائے فضل دے، دے ځل نن مونږ 9 بلین روپیز ساتلی دی د Income of Gas نو دا ټولہ علاقہ د گیس نہ ډکہ دہ نو سبا بہ هرہ یوہ علاقہ وائی چہ یرہ زما پہ نوم باندے

کیږدئ نو مونږه Collectively یو سوچ اوکړو چه د دے به خیبر پختونخوا نوم وی او دا ټوله علاقه به په دیکښے Cover شی۔ دیکښے به د وزیرستان نه هم ګیس رااوځی، د وزیرستان نه به پیټرول رااوځی، د شکردرے نه به هم رااوځی، د ګرګری نه به هم رااوځی، زمونږ دا ټوله علاقه چه ده د جنوبی اضلاع، تقریباً دے ټولو کښے داسے دی، سبا به د بنوں نه رااوځی نو هغوی به وائی چه د بنوں نوم کیږدئ نو په دے وجه باندے مونږ دا پختونخوا کړے ده، دا Collective یو او پختونخوا زما خیال دے چه په دے خو اعتراض نه دے پکار، خیبر پختونخوا نوم چه دے، هغه ګرګری او مونږ پکښے ټول یو کنه، داسے خو نه ده چه دا خاص چرته بهر د صوبے یو نوم دے یا دغه دے، بس د صوبے دغه دے، معدنیات دی او د صوبے نوم مو پرے ایښودے دے، زما خیال دے دیکښے خو داسے غلطه خبره نه ده شوے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب! بشیر بلور صاحب پخپله اوویل چه دا خبره ئے حقه ده۔ بلوچستان کښے خو په نورو ډیرو ضلعو کښے دا ګیس راوتے دے خو سوئی فرسټ، بیا سوئی ته دا نامه ورکړلے شوه، د هغے تائید سندھ حکومت اوکړو او سوئی سدرن ئے کړو او که چرے په ګرګرئ باندے اعتراض وی نو سدرن ډسټرکټ ګیس کمپنی ئے د کړی۔ جناب والا، دا د جنوبی اضلاع سره بالکل ظلم دے او که چرے داسے خبره کیږی، زه د دے ایوان نه چه کومه دے په دے نامه باندے واک آؤټ کوم چه دا زمونږ سره بالکل ظلم دے او مونږ غواړو چه دا د اوشی۔ زه به واک آؤټ کومه۔

Mr. Deputy Speaker: Ms. Nargis Samin, honourable MPA, to please move her call attention notice No. 470 in the House.

محترمہ نرگس ثمین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ ادویات سے دودھ کی پیداوار میں اضافے کیلئے جو ہارمونز انجکشنز بھینسوں کو دیئے جاتے ہیں، وہ دودھ تو زیادہ دیتی ہیں لیکن یہ صحت کیلئے مضر ہوتا ہے۔ اس کی روک تھام کیلئے حکومت کو فوری اقدام اٹھانا چاہیئں کیونکہ یہ عورتوں میں بریسٹ کینسر اور مردوں میں نہ صرف مختلف اقسام کے کینسر

کا سبب بنتا ہے بلکہ اس کے استعمال سے بچے بھی بیمار ہوتے ہیں، لہذا حکومت اس مسئلے کے حل کیلئے فوری اقدامات کرے۔

جناب سپیکر صاحب، فریش دودھ فروشوں کی دکانوں میں جو بلیو رنگ کے گیلن پڑے ہوتے ہیں، ان گیلنوں میں باہر سے جو کیمیکل آتا ہے، جس سے جراثیم کش دوائیں بنتی ہیں، یہ دودھ فروش ان گیلنوں میں فریش دودھ ڈال کر فروخت کرتے ہیں، لہذا میں اس اسمبلی کے فلور سے آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ فوڈ انسپکٹر جا کر خود چیک کر کے وہ گیلن جو صحت کیلئے نقصان دہ ہیں، ضائع کریں۔ ٹی بی اور ملیریا کی طرح کینسر عام ہو گیا ہے، اس پر ایکشن لیا جائے اور بیماری کو روکنے کیلئے اقدامات کئے جائیں۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات):</u> سپیکر صاحب، زمونږ دے خور نرگس ثمین چه کومه خبره اوکړه، دا بالکل ٹھیک خبره ده، زمونږ د حکومت توجه ئے دے طرف ته مبذول کړے ده، مونږ به کوشش کوؤ چه د دے معلومات اوکړو او ان شاء اللہ کوشش به کوؤ چه دا شے ستاپ کړے شی۔ دا کینسر او دا بیماری، رشتیا خبره ده چه هم په دے وجه کیږی، ټول کیمیکلز اچوی او د دے نه دا یئ جوړوی۔ مونږ به ان شاء اللہ په دے باندے پوره ایکشن اخلو او غور به کوؤ چه څنګه مونږ دا ختمولے شو۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you very much.

<u>جناب محمد انور خان ایڈووکیٹ:</u> پوائنٹ آف آرڈر سر!

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 2004-05 کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Last item: Mr. Abdul Akbar Khan, honourable MPA, to please present before the House the report of Public Accounts Committee for the year 2004-05. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> Thank you Janab Speaker. I beg to present the report of the Public Accounts Committee on the Accounts of the Khyber Pakhtunkhwa for the year 2004-05 on behalf of the Chairman Public Accounts Committee in the House.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> It stands presented.

Mr. Abdul Akbar Khan: Okay.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 2004-05 کا منظور کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Now Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move that the report of the Public Accounts Committee for the year 2004-05 may be adopted. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ چونکہ رپورٹ ہر ایک ممبر کی میز پر ہے اور جناب سپیکر، Fourty seven sittings اس کی ہوئی ہیں، 243 draft paras تھے جن کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے Finalize کیا ہے۔

Now I request that the report of the Public Accounts Committee on the Accounts of the Khyber Pakhtunkhwa for the year 2004-05 may be adopted.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the report of the Public Accounts Committee for the year 2004-05 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Shazia Aurangzeb! Please your point of order.

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہمیں اطلاع ملی ہے اور یہ چیزیں اخبار میں کافی دنوں سے چل رہی ہیں کہ ایم این سی ایچ کے جو انچارج ہیں، وہ باقاعدہ طور پہ میرٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے من پسند لوگوں کو ایم این سی ایچ میں لے کے آرہے ہیں، وہ اپنے کزن کو جس کا نام ڈاکٹر رسول جان خٹک ہے، ان کو کوہاٹ سے پشاور لے کے آئے اور ان کو پراونشل پبلک ہیلتھ سپیشلسٹ بنایا گیا ہے۔ ایم این سی ایچ کا ایک اور کرتا دھرتا جناب، کہ فنانس ڈائریکٹر کی ڈیپوٹیشن بھی ہوئی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! ہیلتھ منسٹر صاحب اس وقت نہیں ہیں، وہ آجائیں تو ان کے سامنے یہ Raise کریں تو مہربانی ہوگی چونکہ Concerned Minister وہ ہیں تو اس کے بغیر تو جواب میرا خیال ہے مشکل ہوگا۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! یہ توپوائنٹ آف آرڈر ہے اور اس سے زیادہ Important چیز کوئی اور نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: توپوائنٹ آف آرڈر کا ایم این سی ایچ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ جناب سپیکر، ایم این سی ایچ کا پوائنٹ آف آرڈر کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! کل چیف منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ وہ سفارشات نہیں مانیں گے اور جو چیز میرٹ پہ نہیں ہوگی، اس کو وہ Accept نہیں کریں گے۔ آپ اگر دیکھیں تو جناب، یہ ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل کی جس طرح سے رپورٹس آرہی ہیں، ایم این سی ایچ میں آج کل جو کچھ ہورہا ہے تو جناب، With my full conviction یہ آج میں ریکارڈ پہ لانا چاہتی ہوں کہ اگلے سال سب سے بڑا سکینڈل ایم این سی ایچ کا ہوگا کیونکہ جناب، اس میں باہر سے پیسہ آرہا ہے، آج ایک مڈوائف کی تنخواہ تیس ہزار روپے ہے تو آپ دیکھیں، اگر مڈوائف تیس ہزار روپے لے رہی ہے تو آج وہاں پہ افسروں کی تنخواہیں کتنی ہونگی؟ جناب، وہاں پہ باقاعدہ کرپشن کا جو جال بچھایا گیا ہے اور جس طرح سے کرپشن ہورہی ہے تو جناب سپیکر، یہ ہمارے صوبے کیلئے سب سے بڑے صدمے کی بات ہے کہ ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل کی جو Next report آئے گی، اس میں جناب سپیکر، ہم بھی ذمہ دار ہونگے اور ہمارا پریولج بھی ہے، اس کو بہت بڑا دھچکا لگے گا۔ جناب سپیکر، اس کے اوپر میں آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس کی آڈٹ رپورٹ آپ منگوائیں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! آپ اس طرح کرلیں، یہ میرے خیال میں محمد علی صاحب کا وہ ہے اور آپ میرے خیال میں کل نہیں تھیں، کیا وجہ تھی یا پرسوں نہیں تھیں، منسٹر صاحب بھی تھے تو ان کا بھی یہی کوسچن ہے اور ان کا بھی میرے خیال میں، تو یہ بات آپ درست فرمارہی ہیں، کچھ حد تک ہمیں بھی یہ رپورٹس مل رہی ہیں کہ وہاں پر یہ، پہلے یہ سٹی ہسپتال میں تھے، وہاں پر انہوں نے بہت گھپلے کئے ہیں، پھر ان کو یہاں پر، مطلب ہے اگر آپ اس پر کوسچن لے آئیں یا کچھ اور تو ہم وہ کرلیں گے۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، یہ پیسہ اس صوبے کے غریب عوام کیلئے آرہا ہے، ان کو سہولیات دینے کیلئے آرہا ہے لیکن یہ کرپشن کی نذر ہو رہا ہے اور یہ فنڈ صرف ان کے منظور نظر لوگوں میں تقسیم ہو رہا ہے، اس بندر بانٹ کو بند کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: Please take your seat، میرے خیال میں پندرہ تاریخ کو اسی ہیلتھ کمیٹی کی میٹنگ ہے، جس کے چیئرمین جعفر شاہ صاحب ہیں، ان کو میں یہاں سے ہدایات دے دیتا ہوں کہ اس کا بھی آپ نوٹس لے لیں اور Specially مجھے بھی اس میں Invite کر لیں تاکہ ہم دیکھ لیں کہ کہاں کہاں پر Injustice ہوئی ہے، کہاں پر یہ Nepotism، Favoritism ہوئی ہے، ہم دیکھ لیں اس کو؟ یہ پندرہ تاریخ کو، آپ مجھے بھی وہ کہہ دیں اور انشاءاللہ We will discuss all these matters، میں نے رولنگ دے دی، یہ وہاں پر ہم ڈسکس کریں گے۔ Mr. Anwar Khan, please your point of order, please.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، تاسو به جی په اخبارونو کښې کتلې وی، په میډیا باندې هم راغلی دی، په بره دیر کښې ډیره زیاته واوره شوې ده، د لواری ټنل پورې چه کومه لاره وه، هغه هم د تیرو ورځو نه بند ده او پوره کوهستان ویلی بلاک ده، براول دره ټوله بلاک ده، اوشیرئ دره، زمونږ چه څومره مین روډونه دی جی یا کومې درې دی، په هغه ټول روډونو هلته پانچ پانچ او چھ چھ فټ واوره شوې ده۔ زه دا عرض هم کومه چه تیر کال چه ډیره زیاته واوره شوې وه نو په هغې کښې هم صوبائی حکومت ټهیک ټهاک دلچسپی اغستې وه۔ زه د چیف منسټر صاحب هم شکریه ادا کومه او هغه وخت کښې هغوی پچاس لاکھ روپئ د واورې د اچولو د پاره لیږلې وې۔ په هغه وخت کښې آیاز مندوخیل یو ډی سی او وو، هغوی ته پچاس لاکھ روپئ ملاؤ شوې هم وې لیکن خلقو ته هغوی اوویل چه تاسو روډونه واچوئ او کله چه د هغه ټرانسفر اوشو نو په پچاس کښې پچاس لاکھ روپئ، زه د اسمبلئ په فلور باندې وایمه چه هغه یوه روپئ هم خلقو له ورنکړه او فنډ ئې ټول یوړو۔

اوس جی تهیک ٹهاک زه د چیف منسٹر صاحب، بشیر بلور صاحب دلته ناست دے، د دوئ شکریه ادا کومه، دوئ فنډ لیږلے دے هلته جی لیکن خلق دغه شان محصور دی جی، په ټوله ویلی کښے د خوراک قلت دے، بیماران دغه شوی دی، دوایانے پوره نه رسی جی۔ شنګاړه دره، بین دره، براول دره، ډوګ دره، پوره کوهستان او شیرئ دره او کولنډئ دره، زمونږ چه څومره ویز دی، دا ټولے بلاک شوی دی او د نن ورځے پورے هلته بالکل کار نه دے شروع شوے۔ زما به دا ریکویسټ وی جی چه خلق هلته د مخکښے نه د دهشت ګردئ په وجه، د فلډ په وجه باندے په ډیر برا حال کښے دی، اوس د واورے دا کوم بل طوفان چه راغلے دے جی او تیر کال هم دغه شان خبره شوے وه، خلقو پخپله اوس خلق جی هلته، زمونږ حکومت دے، زمونږ بدنامی کیږی۔ بلور صاحب ناست دے، خصوصی درخواست به دا کومه جی چه نن هغه ډی سی او ته اووایئ جی، فنډ تلے دے، مونږ ته دا اطلاع ده چه فنډ تلے دے، هغه هلته دا خبره کوی، مونږ ایکسیئن ته خبره کوؤ نو وائی زه ئے په څه واچوؤمه۔ باچا صالح خان دلته ناست دے، نن سیکرټری صاحب له تلی وو، هغوی وائی چه یو نیم کروړ روپئ مونږ لیږلے دی، مونږ ډی سی او ته وایو یا هلته ایکسیئن ته وایو۔ بله جی د فلډ په حواله سره چه کوم هلته پراجیکټونه کار کوی، هغوی هم خپله یو بادشاهی شروع کړے ده، خلقو ته چه کوم ضرورت دے، هغه کارونه نه کوی۔ بلډوزر جی، هلته چه کوم پلونه سی اینډ ډبلیو خان ته حواله کړی دی او د هغے هغه Completion، سیکیورټی رسک اخلی او بلډوزر اوس کوهستان ته ځی، بلډوزر نشی کراس کیدے جی۔ دغه زمونږ دغه دے جی، بشیر بلور صاحب ته خصوصی درخواست کومه چه زمونږ دا مسئله حل کړی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> *بشیر بلور صاحب، آنریبل بشیر بلور صاحب۔*

<u>سینئیر وزیر (بلدیات):</u> سپیکر صاحب، دا تاسو چه سیشن ایډجرن کړئ نو اوس به کښینو او ورسره به خبره اوکړو، د ډی سی او سره به هم خبره اوکړو، د سیکرټری سی اینډ ډبلیو سره به خبره اوکړو او د دوئ دا بالکل Genuine خبره ده،ان شاء اللّٰه په دے به مکمل معلومات کوؤ چه هلته دا لارے بندے دی او دومره واوره

ده نو پکار ده چه حکومت هلته خلق دا سے Facilitate کړی چه خپلو علاقو ته خلق تلے راتلے شی۔

جناب فضل اللہ: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل اللہ صاحب پلیز۔

جناب فضل اللہ: شکریه سپیکر صاحب، لاهور کښے چه کوم هور لګیدلے دے، په شاه عالم مارکیټ کښے، په هغے کښے زمونږ د خیبر پختونخوا، زما د ضلعے کسان پکښے وفات شوی دی، په هغے مونږ د افسوس اظهار کوؤ او د پنجاب حکومت ته زه دا ریکویسټ کومه چه هغه کسان اوس هم ملبه کښے دننه دی نو زمونږ د دے حکومت په دغه باندے چه د هغوی سره رابطه اوشی او دا کسان رااوستے شی او بله دا چه د هغوی سره امداد اوکړے شی۔ د پنجاب حکومت ته یو ریکویسټ د دے ځائے نه لاړ شی نو ستاسو مهربانی به وی او دعا ورته هم اوکړئ، مشترکه یو دعا هم اوکړئ۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): زه دا ریکویسټ کوم چه ستاسو په وساطت باندے مهربانی اوشی، زمونږه عالمزیب خان شهید چه زمونږ دلته ممبر وو، نن د هغوی دویمه برسی ده، پکار ده چه مونږ مفتی صاحب ته خواست اوکړو چه د هغوی د پاره د اسمبلئ د طرف نه یو مشترکه دعا اوکړو او دا مونږ زیات، د هغوی سره ظلم شوے دے، ځوان هلک وو، زمونږ ښه ملګرے وو، دا سے حالاتو کښے هغه شهید کړے شوے وو چه هغه د Terrorism خلاف جهاد کولو۔ تاسو ته به یاد وی چه دلته په زمکه کښیناستو او وئیل ئے چه مونږ به سپینے جھنډے واخلو او ټول اسمبلئ والا به لاړ شو سوات ته او پخپله به دا ختم شی خو د هغے ورته دومره سزا ملاؤ شوه چه ماشومان بچی ئے پاتے شوی دی، مونږ د هغوی سره مکمل همدردی هم کوؤ، نن دعا کوؤ چه تاسو مهربانی اوکړئ، اجازت راکړئ چه دعا اوکړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی سید جانان صاحب! آپ ان کیلئے دعا فرمائیں گے، ان تمام شہیدوں کیلئے، لاہور میں بھی جو بندے شہید ہوئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Deputy Speaker: The agenda exhausted, the time is also over. The sitting is adjourned till 10:00 A.M of Monday morning, the 14th of February 2011. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 14 فروری 2011ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)